Registered. L. No 288.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

یہ ہے نور سرمد کا
... ہے یہ نبی محمد کا

ای جہان منتظر خوش باش کا دلستان
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

نمبر ۲ | جلد ۴

نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ ... جبکہ البدر نے پورے ... سال کی یادگار میں ... ظاہر ہوا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جا بود

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بی او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اند و ہست
منکر آن معجزہ ہم از خدا است
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
ہم بحوری آن ز ما شد انتساب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دے کر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ۔ سہ بار آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ سہ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین ثم آمین

پھر اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

و من ا شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواوہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

عوام سے قیمت عہ سالانہ ادفا اشاعت دکارخانہ کی مالیت پر ہے۔ حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ ... فرور ہے۔

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شرح اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھماہ	تین ماہ	یکماہ	یکبار
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک صفحہ کے ... سطر ... اجرت ...

اجرت علاوہ اخراجات مطبع و کاغذ وغیرہ کی صدی ... ہے۔

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جوکہ آپ نے ۱۰ مارچ کی شب کو فرمائی

وحی اور کشف میں فرق اور کشف غیر مسلم کو بھی ہو سکتا ہے

ایک صاحب نے عرض کی کہ ایک عرصہ سے میرے دل میں خواہش ہے کہ کشف کی حالت طاری ہو۔ اور گرچہ میں اپنے علم کے رو سے جانتا ہوں کہ اس کا حاصل ہونا کوئی کمالات میں سے نہیں ہے مگر تاہم اس کا خیال ہرگز دور نہیں ہوتا۔ اسکے لئے کچھ شفاعت فرماویں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

کہ اسکا تعلق مجاہدات اور ریاضات سے ہے لیکن اب آپکی عمر ان کی متحمل نظر نہیں آتی۔ عالم شباب میں ایسے مجاہدات اور ریاضات انسان کرسکتا ہے۔ جس سے اسپر یہ حالت جلدی طاری ہو۔ پیرانہ سالی میں قوائے ضعیف ہو جاتے ہیں معدہ کام کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے مجاہدات میں استقامت حاصل نہیں ہوتی۔ آپ کے مناسب حال اگر کوئی مجاہدہ ہے۔ تو میری رائے میں یہ ہے۔ کہ خلوت کے درمیان ذکر الٰہی اور توجہ الی اللہ کی کثرت کریں۔ غیر اللہ کو قلب سے رفع کرنا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا مسکن بنا لینا آسان بات نہیں ہے یہی بڑا مجاہدہ ہے۔ بیہودہ مجلسوں اور قیل و قال سے الگ رہیئے۔ اور غفلت کے پردہ کو جوکہ انسان کی زندگی پر پڑے ہوئے ہیں۔ انکو دور کرنے کی کوشش کریں۔ پیرانہ سالی کے لحاظ سے یہ عمدہ مجاہدہ ہے۔ جس سے تزکیہ نفس ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب اس عمر میں نوافل اور روزے وغیرہ کی برداشت مشکل ہے۔ اصل مطلب میرا اس شعر میں خوب بیان ہے

لب بہ بند و گوش بند و چشم بند
گر نہ بینی نور حق بر ما بخند

کہ انسان اپنی زبان کو اور کانوں اور آنکھوں کو اپنے قابو میں ایسا کرے کہ سوائے رضائے حق کے اور اُن سے کوئی فعل صادر نہ ہو۔ انسانی زندگی میں جو بے اعتدالی ہوتی ہے۔ اسے اعتدال پر لانا بڑا کام ہے۔ اب اسوقت یہی مناسب حال ہے کہ خلوت بہت ہو۔ اور ذکر الٰہی سے قلب غافل نہ ہو۔ اگر انسان اسکی مداومت اختیار کرے تو آخرکار قلب مُوثر ہو جاتا ہے۔ اور ایک تبدیلی انسان اپنے اندر دیکھتا ہے۔

کشف رؤیا کا اعلیٰ درجہ ہے

کشف کیا ہے یہ رؤیا کا ایک اعلےٰ مقام اور مرتبہ ہے اسکی ابتدائی حالت کہ جس میں غیبت حس ہوتی ہے۔ صرف اس کو خواب (رؤیا) کہتے ہیں جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے۔ لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غیبت نہیں ہوتی بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے۔ جوکہ وہ نیند کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا۔ کشف اسے کہتے ہیں کہ انسان پر بیداری کے عالم میں ایک ایسی ربودگی طاری ہو کہ وہ سب کچھ جانتا بھی ہو۔ اور حواس خمسہ اس کے کام بھی کر رہی ہوں اور ایک ایسی ہوا چلے کہ نئے حواس اسے ملجاویں جن سے وہ عالم غیب کے نظارے دیکھ لے وہ حواس مختلف طور سے ملتے ہیں۔ کبھی بصر میں کبھی شامہ (سونگھنے) میں کبھی سمع میں شامہ میں حضرت یوسف کے والد نے کہا۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا) اس سے مراد وہی نئے حواس ہیں جوکہ یعقوب کو اسوقت حاصل ہوئے اور انہوں نے معلوم کیا کہ یوسف زندہ موجود ہے اور ملنے والا ہے اس خوشبو کو دوسرے پاس والے نہ سونگھ سکے۔ کیونکہ اُن کو وہ حواس نہ ملے تھے جوکہ یعقوب کو ملے۔ جیسے گڑ سے شکر بنتی ہے اور شکر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں۔ ایسے ہی رؤیا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے۔ اور جب وہ بہت صفائی پر آجاوے تو اسکا نام کشف ہوتا ہے۔

کشف اور وحی میں فرق

لیکن وحی ایسی شئے ہے جوکہ اس سے بدرجہا بڑھکر صاف ہے۔ اور اس کے حاصل ہونیکے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے کشف تو ایک ہندو کو بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی جو خدا کو نہ مانتا ہو وہ بھی اسمیں کچھ نہ کچھ کمال حاصل کرلیتا ہے لیکن وحی سوائے مسلمان کے دوسرے کو نہیں ہو سکتی یہ اسی امت کا حصہ ہے کیونکہ کشف تو ایک فطرتی خاصہ انسان کا ہے۔ اور ریاضت سے یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ خواہ کوئی کرے۔ کیونکہ فطرتی امر ہے جیسے جیسے کوئی اس میں مشق اور محنت کریگا۔ ویسے ویسے اُسپر اس کی حالتیں طاری ہونگی۔ اور ہر نیک و بد کو رؤیا کا ہونا اس امر پر دلیل ہے۔ دیکھا ہوگا کہ بعض فاسق و فاجر لوگوں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں پس جیسے ان کو سچی خوابیں آتی ہیں ویسے ہی زیادہ مشق سے کشف بھی ان کو ہو سکتے ہیں حتے کہ حیوان بھی صاحب کشف ہو سکتا ہے۔ لیکن الہام یعنے وحی الٰہی ایسی شے ہے کہ جب تک خدا سے پوری صلح نہ ہو اور اس کے اطاعت کیلئے اس نے گردن نہ رکھدی ہو۔ تب تک وہ کسیکو حاصل نہیں ہو سکتی۔ خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں فرماتا ہے ؀

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے نزول وحی کا صرف اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جوکہ خدا کی راہ میں مستقیم ہیں۔ اور وہ صرف مسلمان ہی ہیں۔ وحی ہی وہ شے ہے کہ جس سے انا الموجود کی آواز کان میں آکر ہر ایک شک اور شبہ سے ایمان کو نجات دیتی ہے اور بغیر جس کے مرتبہ یقین کامل کا انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن کشف میں یہ آواز کبھی نہیں سنائی دیتی اور یہی وجہ ہے کہ صاحب کشف ایک دہریہ بھی ہو سکتا ہے لیکن صاحب وحی کبھی دہریہ نہیں ہوگا۔

اس مقام پر حضرت نور الدین صاحب حکیم الامتہ نے عرض کی کہ حضور سائل کا منشاء یہ ہے کہ یہ خواہش کسی طرح دل سے دور ہو جاوے۔ خدا کے برگزیدہ اور محبوب نے فرمایا کہ ان کے دل میں کشف کی جو عظمت بیٹھی ہوئی ہے جب تک وہ نہ دور ہوگی۔ تو علاج کیسے ہوگا۔ اسی لئے تو میں فرق بیان کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں ایک چوڑھی (خاکروبہ) آتی ہے۔ وہ بھی سچی خوابوں کا ایک سلسلہ بیان کیا کرتی ہے لیکن اس سے اس کا عند اللہ مقرب ہونا یا صاحب کرامت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایک مسلمان کا کشف جسقدر صاف ہوگا۔ اسقدر غیر مسلم کا ہرگز صاف نہ ہوگا۔ کیونکہ خداتعالیٰ نے ایک مسلم اور غیر مسلم میں تمیز رکھتا ہے اور فرماتا ہے قد افلح من زکٰھا۔ لیکن وحی کو کشف نہیں پا سکتا یہ وحی کی ہی قدر ہے کہ خداتعالیٰ اپنے ارادہ سے اس کے لئے ایک شخص کو انتخاب کرتا ہے۔ اور شرف مکالمہ بخشتا ہے اور ہر میدان میں اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور صاحب وحی کے تعلقات دن بدن خدا سے قائم ہوتے اور بڑھتے جاتی ہیں۔ اور ایمان میں غیر معمولی ترقی روز مشاہدہ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تقریر کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کے بابرکت وجود سے کیسے کیسے مغالطے اور غلطیاں ہم لوگوں کی دور ہو رہی ہیں۔ یہ خدا کا فضل اور احسان ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے صرف کشفی حالت کے حاصل ہو جانیکو کمال الٰہیات کا قرار دیا ہے۔ اور بعض ایسے لوگوں کو لوگوں نے ولی اور مقرب الٰہی جانکر اپنا ہادی بنا لیا ہوا ہے حالانکہ اس تقریر سے یہ بات واضح ہے۔ کہ صاحب کشف ہونیکے لئے مطلق مذہب کی بھی ضرورت نہیں۔ اور آجکل امریکہ اور یورپ میں بہت سی ایسی سوسائٹیاں موجود ہیں جوکہ اس میں مشق کرکے کمال حاصل کر رہی ہیں اور ان کو سپر چولسٹ کہتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ایک طبقہ دنیا میں ایسا بھی موجود ہے جوکہ روح کا منکر اور اسکے کمالات کشفی کا انکاری تھا اور اب جب کہ خداتعالیٰ نے ہر ایک حقیقت کو کھولنے کا ارادہ فرمایا ہے خود ان منکروں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جوکہ اسکے قائل ہوکر دوسروں کو روح کے وجود اور اُسکے خواص منوا رہے ہیں۔ . . . . اور وہ لوگ غلطی پر ہیں جو کشف قبور وغیرہ کے شعبدات دیکھکر کسی کے ہاتھ پر فروخت ہو جاتے ہیں۔

ہماری جماعت پر یہ خدا کا فضل ہے کہ ان کے خادم قادیان میں بیٹھے ہوئے انکی خاطر کیسی کیسی نعمائے الٰہی کو محفوظ کرکے اُن تک پہنچاتے ہیں اور امید ہے کہ وہ اِن ذرائعہ تبلیغ (اخبار) کے قیام میں بذریعہ اشاعت اور مالی اعانت کے کوئی پہلو امداد کا اٹھا نہ رکھینگے اخبار کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (ایڈیٹر)

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جو کہ آپ نے ۱۰ مارچ کی شب کو فرمائی

وحی اور کشف میں فرق اور کشف غیر مسلم کو بھی ہو سکتا ہے

ایک صاحب نے عرض کی کہ ایک عرصہ سے میرے دل میں خواہش ہے کہ کشف کی حالت طاری ہو۔ اور اگرچہ میں اپنے علم کے رو سے جانتا ہوں کہ اس کا حاصل ہونا کوئی کمالات میں سے نہیں ہے مگر تاہم اس کا خیال ہرگز دور نہیں ہوتا۔ اسکے لئے کچھ شفاعت فرماویں۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔

کہ اسکا تعلق مجاہدات اور ریاضات سے ہے لیکن اب آپکی عمر ان کی متحمل نظر نہیں آتی۔ عالم شباب میں ایسے مجاہدات اور ریاضات انسان کر سکتا ہے۔ جس سے اسپر یہ حالت جلد طاری ہو۔ پیرانہ سالی میں قوائے ضعیف ہو جاتے ہیں معدہ کام کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے مجاہدات میں استقامت حاصل نہیں ہوتی۔ آپ کے مناسب حال اگر کوئی مجاہدہ ہے۔ تو میری رائے میں یہ ہے۔ کہ خلوت کے درمیان ذکر الٰہی اور توجہ الی اللہ کی کثرت کریں۔ غیر اللہ کو قلب سے دفع کرنا اور اللہ تعالیٰ کو اس کا مسکن بنا لینا آسان بات نہیں ہے۔ یہی بڑا مجاہدہ ہے۔ بیہودہ مجلسوں اور قیل وقال سے الگ رہئے۔ اور غفلت کے پردہ کو جو کہ انسان کی زندگی پر پڑے ہوئے ہیں۔ انکو دور کرنے کی کوشش کریں۔ پیرانہ سالی کے لحاظ سے یہ عمدہ مجاہدہ ہے۔ جس سے تزکیہ نفس ہو سکتا ہے۔ کیونکہ اب اس عمر میں نوافل اور روزے وغیرہ کی برداشت مشکل ہے۔ اصل مطلب میرا اس شعر میں خوب بیان ہے

لب ببند و گوش بند و چشم بند
گر نہ بینی نور حق بر ما بخند

کہ انسان اپنی زبان کو اور کانوں اور آنکھوں کو اپنے قابو میں ایسا کرے کہ سوائے رضائے حق کے اور اُن سے کوئی فعل صادر نہ ہو۔ متعلق زندگی میں جو بے اعتدالی ہوتی ہے۔ اسے اعتدال پر لانا بڑا کام ہے۔ اب اسوقت یہی مناسب حال ہے کہ خلوت بہت ہو۔ اور ذکر الٰہی سے قلب غافل نہ ہو۔ اگر انسان اسکی مداومت اختیار کرے تو آخرکار قلب مؤثر ہو جاتا ہے۔ اور ایک تبدیلی انسان اپنے اندر دیکھتا ہے۔

کشف رؤیا کا اعلیٰ درجہ ہے

کشف کیا ہے یہ رؤیا کا ایک اعلیٰ مقام اور مرتبہ ہے اسکی ابتدائی حالت کہ جس میں غیبت حس ہوتی ہے۔ صرف اس کو خواب (رؤیا) کہتے ہیں جسم بالکل معطل بیکار ہوتا ہے اور حواس کا ظاہری فعل بالکل ساکت ہوتا ہے۔ لیکن کشف میں دوسرے حواس کی غیبت نہیں ہوتی بیداری کے عالم میں انسان وہ کچھ دیکھتا ہے۔ جو کہ وہ نیند کی حالت میں حواس کے معطل ہونے کے عالم میں دیکھتا تھا۔ کشف اسے کہتے ہیں کہ انسان پر بیداری کے عالم میں ایک ایسی ربودگی طاری ہو کہ وہ سب کچھ جانتا بھی ہو۔ اور حواس خمسہ اس کے کام بھی کر رہے ہوں اور ایک ایسی ہوا چلے کہ نئے حواس اسے ملجاویں جن سے وہ عالم غیب کے نظارے دیکھ لے وہ حواس مختلف طور سے ملتے ہیں۔ کبھی بصر میں۔ کبھی شامہ (سونگھنے) میں کبھی سمع میں شامہ میں حضرت یوسف کے والد نے کہا۔ انی لاجد ریح یوسف لولا ان تفندون (کہ مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے اگر تم یہ نہ کہو کہ بوڑھا بہک گیا) اس سے مراد وہی نئے حواس ہیں جو کہ یعقوبؑ کو اسوقت حاصل ہوئی اور انہوں نے معلوم کیا کہ یوسف زندہ موجود ہے اور ملنے والا ہے اس خوشبو کو دوسرے پاس والے نہ سونگھ سکے۔ کیونکہ اُن کو وہ حواس نہ ملے تھے جو کہ یعقوبؑ کو ملے۔ جیسے گڑ سے شکر بنتی ہے اور شکر سے کھانڈ اور کھانڈ سے اور دوسری شیرینیاں لطیف در لطیف بنتی ہیں۔ ایسے ہی رؤیا کی حالت ترقی کرتی کرتی کشف کا رنگ اختیار کرتی ہے۔ اور جب وہ بہت صفائی پر آجاوے تو اسکا نام کشف ہوتا ہے۔

کشف اور وحی میں فرق

لیکن وحی ایسی شئے ہے جو کہ اس سے بدرجہا بڑھکر صاف ہے۔ اور اس کے حاصل ہونیکے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے کشف تو ایک ہندو کو بھی ہو سکتا ہے بلکہ ایک دہریہ بھی جو خدا کو نہ مانتا ہو وہ بھی بعض کچھ نہ کچھ کمال حاصل کر لیتا ہے لیکن وحی سوائے مسلمان کے دوسرے کو نہیں ہو سکتی یہ اسی امت کا حصہ ہے کیونکہ کشف تو ایک فطرتی خاصہ انسان کا ہے۔ اور ریاضت سے یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ خواہ کوئی کرے۔ کیونکہ فطرتی امر ہے جیسے جیسے کوئی اس میں مشق اور محنت کریگا۔ ویسے ویسے اسپر اس کی حالتیں طاری ہونگی۔ اور ہر نیک و بد کو رؤیا کا ہونا اس امر پر دلیل ہے۔ دیکھا ہو گا کہ سچی خوابیں بعض فاسق و فاجر لوگوں کو بھی آجاتی ہیں پس جیسے ان کو سچی خوابیں آتی ہیں ویسے ہی زیادہ مشق سے کشف بھی ان کو ہو سکتے ہیں حتے کہ حیوان بھی صاحب کشف ہو سکتا ہے۔ لیکن الہام یعنے وحی الٰہی ایسی شئے ہے کہ جب تک خدا سے پوری صلح نہ ہو اور اس کے اطاعت کیلئے اس نے گردن نہ رکھدی ہو۔ تب تک وہ کسیکو حاصل نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرماتا ہے ؎

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون

یہ اسی امر کی طرف اشارہ ہے نزول وحی کا صرف اُن کے ساتھ وابستہ ہے۔ جو کہ خدا کی راہ میں مستقیم ہیں۔ اور وہ صرف مسلمان ہی ہیں۔ وحی ہی وہ شئے ہے کہ جس سے انا الموجود کی آواز کان میں آکر ہر ایک شک اور شبہ سے ایمان کو نجات دیتی ہے اور بغیر جس کے مرتبہ یقین کامل کا انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ لیکن کشف میں یہ آواز کبھی نہیں سنائی دیتی اور یہی وجہ ہے کہ صاحب کشف ایک دہریہ بھی ہو سکتا ہے لیکن صاحب وحی کبھی دہریہ نہیں ہو گا۔

اس مقام پر حضرت نورالدین صاحب حکیم الامتہ نے عرض کی کہ حضور سائل کا منشاء یہ ہے کہ یہ خواہش کسی طرح دل سے دور ہو جاوے۔ خدا کے برگزیدہ اور محبوب نے فرمایا کہ اُن کے دل میں کشف کی جو عظمت بیٹھی ہوئی ہے جب تک وہ نہ دور ہو گی۔ تو علاج کیسے ہو گا۔ اسی لئے تو میں فرق بیان کر رہا ہوں۔ ہمارے ہاں ایک چوڑھی (خاکروبہ) آتی ہے۔ وہ بھی سچی خوابوں کا ایک سلسلہ بیان کیا کرتی ہے لیکن اس سے اس کا عند اللہ مقرب ہونا یا صاحب کرامت ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ ایک مسلمان کا کشف جسقدر صاف ہو گا۔ اسقدر غیر مسلم کا ہرگز صاف نہ ہو گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایک مسلم اور غیر مسلم میں تمیز رکھتا ہے اور فرماتا ہے قد افلح من زکھا۔ لیکن وحی کو کشف نہیں پا سکتا یہ وحی کی ہی قدر ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے ارادہ سے اس کے لئے ایک شخص کو انتخاب کرتا ہے۔ اور شرف مکالمہ بخشتا ہے اور ہر میدان میں اس کا حافظ و ناصر ہوتا ہے۔ اور صاحب وحی کے تعلقات دن بدن خدا سے قایم ہوتے اور بڑھتے جاتی ہیں۔ اور ایمان میں غیر معمولی ترقی روز مشاہدہ کرتا ہے۔

مذکورہ بالا تقریر کے مطالعہ سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت امام الزمان علیہ السلام کے بابرکت وجود سے کیسے کیسے مغالطے اور غلطیاں ہم لوگوں کی دور ہو رہی ہیں۔ یہ خدا کا فضل اور احسان ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں کہ جنہوں نے صرف کشفی حالت کے حاصل ہو جانیکو کمال الٰہیات کا قرار دیا ہے۔ اور بعض ایسے لوگوں کو لوگوں نے ولی اور مقرب الٰہی جانکر اپنا ہادی بنا لیا ہوا ہے حالانکہ اس تقریر سے یہ بات واضح ہے۔ کہ صاحب کشف ہونیکے لئے مطلق مذہب کی بھی ضرورت نہیں۔ اور آجکل امریکہ اور یورپ میں بہت سی ایسی سوسائٹیاں موجود ہیں جو کہ اس میں مشق کر کے کمال حاصل کر رہی ہیں اور ان کو سپرچولسٹ کہتے ہیں۔ اسمیں شک نہیں کہ ایک طبقہ دنیا میں ایسا بھی موجود ہے جو کہ روح کا منکر اور اسکے کمالات کشفی ہی انکاری تھا اور اب جبکہ خدا تعالیٰ نے ہر ایک حقیقت کو کھولنے کا ارادہ فرمایا ہے خود ان منکروں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو کہ اسکے قائل ہو کر دوسروں کو روح کے وجود اور اسکے خواص منوا رہے ہیں۔ ... ... اور وہ لوگ غلطی پر ہیں جو کشف قبور وغیرہ کے شعبدات دیکھکر کسی کے ہاتھ پر فروخت ہو جاتے ہیں۔

ہماری جماعت پر یہ خدا کا فضل ہے کہ ان کے خادم قادیان میں بیٹھے ہوئے انکی خاطر کیسی کیسی نعمائے الٰہی کو محفوظ کر کے اُن تک پہنچاتے ہیں اور امید ہے کہ وہ ان ذرائعہ تبلیغ (اخبار) کے قیام میں بذریعہ اشاعت اور مالی اعانت کے کوئی پہلو امداد کا اٹھا نہ رکھینگے اخبار کی اشاعت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ (ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ عید الضحیٰ

جو کہ ۱۶ فروری ۱۹۰۵ء کو مولوی نورالدین صاحب نے مسجد اقصےٰ میں پڑھا۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔

ومن یرغب عن ملة ابراہیم الا من سفہ نفسہ ولقد اصطفینٰہ فی الدنیا وانہ فی الاٰخرة لمن الصالحین۔ اذ قال لہ ربہ اسلم۔ قال اسلمت لرب العالمین۔ ووصیٰ بہا ابراہیم بنیہ ویعقوب یابنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون ٥ پ ۱ ع ۱۶

یہ ایک موقعہ ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع کا اور اس طرح کا موقعہ سال میں صرف دو دفعہ ہی آیا کرتا ہے۔ ایک تو یہی ہے۔ اور دوسرا اس وقت ہوا کرتا ہے۔ جبکہ لوگ رمضان شریف کے روزوں سے فارغ ہو کر ان انوار اور برکات سے متمتع ہو جاتے ہیں۔ جو کہ اللہ تعالےٰ نے اس مبارک ماہ میں رکھے ہیں۔ اس کا نام عید الفطر ہے۔ اُس میں خوشی کا موقعہ یہ ہے کہ اس ماہ میں تقواے کے مراتب طے کرنے کا۔ اور قرب الٰہی کے حاصل کرنے کا۔ پھر سحری کے وقت بذریعہ نوافل اور دعاؤں کے خدا کے فضل کو طلب کرنے کا موقعہ ملتا ہے اس لئے اس خوشی میں لوگ صدقہ فطر کے ذریعہ غریب لوگوں کو خوش کیا کرتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اہل اسلام کے اجتماع کے مختلف اوقات مقرر کئے ہیں۔ جن میں وہ باہمی میل میلاپ سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کر سکتے ہیں۔ ہر ایک محلہ کی مسجد میں اس محلہ کے آدمی پانچ وقت جمع ہوتے ہیں۔ پھر ہر ہفتہ میں جمعہ کے روز شہر کے آدمی ملکر شہر کی کسی بڑی مسجد میں اس نوعی اجتماع کو قایم کرتے ہیں۔ پھر یہ عیدین کے ایام ہیں۔ کہ جن میں علاوہ شہر کے باہر کے آدمی بھی آجاتے ہیں جیسے کہ اس وقت بھی بعض دوست مختلف امصار سے یہاں آئے ہوئے ہیں۔ چونکہ آج کی تقریب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فعل سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اس لئے میں نے ان آیات کو پڑھا ہے۔ جن میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر ہے۔ حضرت ابراہیم ع ایک ایسا انسان گذرا ہے۔ کہ جس نے اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلقات پیدا کرنے کی وجہ سے اپنی قوم اور قریبی اور بعیدی رشتہ داری کے تعلقات کی پرواہ نہ کی تھی۔ اور اپنے اَب یعنے چچا سے بھی باوجود اس کے کہ ان کے تعلقات اس سے بہت تھے۔ مباحثہ کیا تا کہ بدرسوم کا استیصال ہو۔ اس مقام پر اَب کے معنوں میں محققین کا اختلاف ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس کے معنے اس جگہ حقیقی باپ کے ہرگز نہیں ہیں ایسے ہی ابراہیم علیہ السلام نے بادشاہ وقت سے بھی مقابلہ کیا۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی عظمت کے قایم کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ اس مباحثہ میں احیاء اور امانت کی بھی ایک بحث ہے۔ جہاں ابراہیم علیہ السلام کا قول ربی اللّٰہ یحیی و یمیت۔ درج ہے۔ اور جو کہ توحید باریتعالےٰ کے متعلق ایک عجیب فقرہ ہے۔ جس کو ہمارے زمانہ سے بڑا تعلق ہے۔ کیونکہ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی مردہ زندہ کئے تھے۔ تو پھر ابراہیم علیہ السلام کا یہ استدلال کوئی قابل وقعت شے نہیں ہو سکتا۔ اور ان کا یہ کام اور کلام سب خاک میں ملجاتا ہے۔ ہاں ایک معنے کے رو سے انبیا بھی احیاء کرتے ہیں۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ لیس کمثلہ شے ہے۔ اس لئے اس کا احیاء بھی لیس کمثلہ شے ہی ہوگا۔ اور انبیاء کا احیاء اس سے کوئی لگا نہ کھا دیگا یہ بالکل سچ ہے۔ کہ احیاء موتےٰ صرف رب کا ہی کام ہے اور وہ بھی کسی اور عالم میں انبیاء کے احیاء کے یہ معنے ہیں کہ بعض شریر لوگ جو کہ ان کی پاکیزہ مجالس میں آتے رہتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض اپنی کسی فطری سعادت کی وجہ سے جو کہ ان کے نطفہ میں آئی ہوتی ہے۔ ہدایت پاجاتے ہیں۔ ان کے کفر اور فسق کی حالت کا نام موت ہوتا ہے۔ اور ہدایت پاجانے کو احیاء سے تعبیر کرتے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عمل درآمد اور ان کی تعلیم کا خلاصہ قران شریف نے ان آیات میں بیان فرمایا ہے۔ کہ جب اس کے رب نے اُسے کہا۔ اسلم کہ تو فرمان بردار ہو جا۔ تو ابراہیم نے کوئی سوال کسی قسم کا نہیں کیا۔ اور نہ کوئی کیفیت دریافت کی۔ کہ میں کس امر میں فرماں برداری اختیار کروں بلکہ ہر ایک امر کے لئے خواہ وہ کسی رنگ میں دیا جاوے اپنی گردن کو آگے رکھدیا۔ اور جواب میں کہا۔ کہ اسلمت لرب العالمین۔ یعنے میں تو رب العالمین کا تابعدار ہو چکا۔ ابراہیم علیہ السلام کی یہی فرمان برداری اپنے رب کے لئے تھی۔ جس نے اسے خدا کی نظروں میں برگزیدہ بنا دیا۔ وہ لوگ جو کہ ابراہیم کا دین یعنے ہر طرح اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا اختیار نہیں کرتے غلطی کرتے ہیں۔ اور ان کو اللہ تعالےٰ نے ان کو سفیہ قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اُسے دنیا میں بھی برگزیدہ کیا۔ پس وہ لوگ جو کہ دنیا میں ترقی کرنا چاہتے ہیں۔ وہ غور کریں۔ کہ خدا کی فرمان برداری سے وہ ابراہیمی مراتب حاصل کر سکتے ہیں ہر ایک قسم کی عزت ابراہیم علیہ السلام کو حاصل ہے۔ اور یہ سب کچھ اسلمت کا نتیجہ ہے۔

ووصیٰ بہا ابراہیم بنیہ۔ ابراہیم علیہ السلام نے اولاد کو بھی یہی سکھلایا کہ جب اللہ تعالےٰ کے حکم سے۔ تب تب ہی تم اس کی اطاعت کرتے رہنا۔ وہ لوگ جو کہ اللہ تعالےٰ کے کلام کے منکر ہیں۔ اور اُن کا یہ خیال ہے۔ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کرنا تھا۔ وہ کر چکا۔ اس مقام پر سوچیں۔ کہ اگر یہ سلسلہ بند ہو چکا تھا۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد اور کوئی احکام حسب ضرورة زمانہ کے لحاظ سے نازل نہ ہونے تھے۔ تو پھر اسلم کی آواز کی اطاعت کے لئے کیوں ابراہیم نے اولاد کو تاکید کی پھر صرف ابراہیم ہی نہیں۔ بلکہ اس کا پوتا حضرت یعقوب بھی اپنی اولاد کو یہی حکم دیتا ہے۔ فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ کہ اے میری اولاد تمہارے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ دین (ابراہیمی) پسند فرمایا ہے۔ کہ تم ہر وقت خدا کی فرمان برداری میں رہو۔ حتےٰ کہ تمہاری موت بھی اسی فرمان برداری میں ہو۔ یہ فرمان برداری جو کہ ہر ایک کامیابی اور ترقی کا چشمہ ہے۔ انسان اس سے کس طرح محروم رہ جاتا ہے۔ اس کا باعث قرآن شریف میں تواریخی واقعات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے پہلا نافرمان جس کی تاریخ ہمیں معلوم ہے۔ ابلیس ہے۔ وہ کیوں نافرمان بن گیا۔ اس کی جڑ بھی قرآن شریف نے بتلائی ہے۔ کہ اس نے ابیٰ واستکبار کیا۔ یعنے اس میں انکار اور تکبر تھا۔ جس کی وجہ سے وہ اسلم کی تعمیل نہ کر سکا۔ اس وقت بھی بہت لوگ ہیں۔ کہ اسی ابیٰ اور استکبار کی وجہ سے اسلم کی تعمیل سے محروم ہیں۔ کسی کو عقل پر تکبر ہے۔ کسی کو علم پر کسی کو اپنے بزرگوں پر جو کہ ان کے نقصان کا باعث ہو رہا ہے اور جب کبھی خدا کے مامور آتے رہتے ہیں۔ یہی ابیٰ اور استکبار ان کی محرومی کا ذریعہ ہوتے رہے ہیں۔ انسان جب ایک دفعہ مُنہ سے انکار کر بیٹھتا ہے۔ تو پھر اُسے دوبارہ ماننا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں سے شرم کی وجہ سے وہ اپنی ہٹ پر قایم رہنا پسند کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ پھر کھلم کھلا انکار اور آخر کار وکان من الکافرین کا مصداق بننا پڑتا ہے۔

چونکہ مامورین الٰہی کا سلسلہ برابر رہنا تھا۔ اور زمانہ کی ضرورتوں کے موافق اپنی قدیم سنت کے لحاظ سے خدا نے نبی اور رسول مبعوث کرنے تھے۔ اس لئے قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی تعلیم دی ہے۔ کہ انسان کو انکار کا پہلو حتی الوسع اختیار ہی نہ کرنا چاہیئے۔ قرآن شریف کے اول رکوع میں ہی اس کا ذکر ہے۔ ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یومنون۔ چونکہ وہ لوگ اول انکار کر چکے تھے۔ اس لئے سخن پروری کے خیال نے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسوں میں ہم

جب بیٹھنے اور انکی باتوں پر غور کرنے نہ دیا۔ اور انھوں نے آپ کے انذار اور عدم انذار کو برابر جانا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ لا یومنون۔ یعنی ہمیشہ کے لئے ایمان جیسی راحت اور سرور بخش نعمت سے محروم ہو گئے۔ ایک خطا [illegible]

والے فتن اور مفاسد کا تریاق علاج ہے۔ پس اس کی مدد کرکے اس پر رحم کرو۔ کہ آپ پر رحم کیا جاوے۔ اور آپ کی اولاد پر ابر نیساں کی طرح رحمت الٰہی برسے۔ پس اے عالی ہمت بھائیو! نیکی میں سبقت کرنے والو۔ یہاں پر بھی عالی حوصلگی کو کام فرماؤ حضرت اقدس کو آیندہ نسلوں کی اس قدر لگی ہوئی ہے۔ کہ خاص لنگر کے چندہ سے بھی قطع برید کرکے امداد مدرسہ فرض ٹھہرا دی ہے۔ پھر افسوس ہے۔ اس شخص پر جو لاابالی سے کام لیتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کے ارشاد کو قریبا بھول ہی گیا ہے۔ بالآخر مختصر اً عرض ہے۔ کہ چندہ مدرسہ کا ادا کرنا ایک دینی اور اہم کام ہے۔ اسے برابر ماہ بماہ سرانجام دینا۔ اور دور و نزدیک احباب میں اس کی تحریک کرنا ہر ایک احمدی بھائی کا فرض منصبی ہے۔ گو مدرسہ میں بعض نکز دیاں ہیں اگر غور سے دیکھا جاوے۔ تو وہ بھی عدم توجگی احباب اور عدم مال و اسباب سے وابستہ ہیں

البدر کے گذشتہ نمبر میں اخویم محمد افضل صاحب نے متقدمات کی یادگار کا ذکر کرتے ہوئے علاوہ مالی امداد کے ناظرین کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو بجائے دوسرے مقامی مکاتب کے یہاں تعلیم کے لئے ارسال کریں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ انکی رائے بھی قابلقدر ہے اور واقعی جب تک ہماری جماعت کے لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرکے مدرسہ تعلیم الاسلام میں اپنے عزیز لخت جگروں کو ارسال نکریں گے۔ تب تک اس مدرسہ کو پورا عروج حاصل نہو سکیگا اس پیشگوئی کا حصہ لینے کے لئے ان کو چاہیئے۔ کہ وہ ضرور یہاں انہیں داخل کرائیں ہر ایک طرح کی حفاظت اور نگرانی کا انتظام بخوبی کیا گیا ہے۔ ایک خاص ڈاکٹر بھی بورڈنگ میں موجود ہے۔ میں اسید کرتا ہوں کہ احمدی احباب میری اس درخواست پر توجہ فرماوینگے

محمد عبد الرحمان مدرس مصنف اختیار الاسلام قادیان ضلع گورداسپور

ایک پرجوش احمدی کا مباحثہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مہربانی کرکے مندرجہ ذیل چند سطور کو اپنا اخبار گوہر بار میں درج کرکے مشکور فرماویں۔

ایک سچا واقعہ - بہت سی گفتگو کے بعد آریہ نے کہا

آریہ - جن کتابوں کا مرزا صاحب حوالہ دیتے ہیں میں ان کو نہیں مانتا ان کو وید کی کوئی شرتی پیش کرنی چاہیئے۔

خاکسار - ماننا یا نہ ماننا یہ آپ کی اختیاری بات ہے۔ مگر جن کتابوں میں آج سے ہزاروں برس پہلے لکھا ہے۔ کہ جب مسیح موعود آخری زمانہ میں آویگا۔ اس وقت لوگوں کا شریعت حقہ پر عمل درآمد نہ ہوگا۔ اور نیز پہاڑوں کو اڑا کر سڑکیں بنائے جانا۔ اونٹوں کا کام کسی اور نئی سواری سے لیا جانا۔ مختلف ممالک کے لوگوں کا باہم میل جول ہونا۔ دریاؤں کا خشک ہونا۔ کمینے لوگوں کا امیر اور صاحب حکومت ہونا کتابوں۔ اخباروں اور اشتہاروں کی کثرت سے اشاعت ہونی دختر کشی رسم کا دور ہو جانا۔ جنگوں کے واسطے بڑے بڑے خطرناک سامانوں کا بنایا جانا۔ کبیرہ گناہوں کی کثرت ہونی۔ ربانی علماء کا فوت ہو جانا۔ ہر ایک مذہب میں جوش پیدا ہو جانا۔ لوگوں کا علوم میں ترقی کرنا۔ چاند اور سورج کو ماہ رمضان میں گرہن لگنا۔ صلیب پرستی کا عروج ہونا۔ ستارہ ذوالسنین کا نکلنا۔ جاوا کی آگ کا ظاہر ہونا۔ اسلام کا برائے نام ہونا۔ علم قرآن کا دنیا سے اٹھ جانا۔ مسجدوں میں خدا کے ذکر اذکار کی بجائے فحش باتوں کا ہونا۔ اس زمانہ تحریر کا بڑا زور ہونا۔ طاعون کا پڑنا۔ حج کا روکا جانا۔ اسلامی ملکوں میں کفر اور فسق و فجور کا پھیل جانا۔ یعنی شراب پینا۔ جوا کھیلنا۔ عورت سے عورت اور مرد سے مرد کا لواطت کرنا۔ بے رحمی اور بے حیائی کا بڑھ جانا۔ سود کھانا۔ رشوت لینا۔ رہزنی کرنا۔ غیبت کرنا۔ غیب جوئی کرنا۔ جھوٹی قسم کھانا۔ عورتوں کی تابعداری۔ اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ لوگوں کا حریص۔ دغاباز۔ اور بہانہ جو ہونا۔ غرض ہر ایک قسم کے گناہ کا کثرت سے ہونا۔ دیکھو کتاب دانیال باب ۱۲۔ بائیبل اور خاص کر انجیل متی باب ۲۴۔ قرآن مجید۔ تفاسیر اور احادیث وغیرہ

اب آپ ہی بتلائیں کہ کیا ان کتابوں کے مصنف اور یہ کتابیں جھوٹی ہیں۔ جن کی پیشگوئیوں کو ہم نے اپنے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ وید بچارا کس باغ کی مولی ہے۔ ملا انتہا زمانہ گذر گیا کہ اس نے پرمیشر سے مکالمہ مخاطبہ کا دروازہ بند کر دیا۔ اور سرب شکتیمان دیالو کرپالو نیاکاری پرمیشور کو گونگا بنا دیا۔ بھائی صاحب اسمیں تو ایک بھی ایسی پیشگوئی نہیں۔ جو کہ آئندہ زمانہ کے لوگوں کی تقویت کا باعث ہو۔ اور ثبوت ہستی باری تعالےٰ پر ایک دلیل ہو۔

آریہ - میں تو مرزا صاحب کے دعوی کو ایک معمولی بات سمجھا ہوا تھا اب آپ مجھے جانے کی اجازت دیویں۔ مگر گھر جاکر ضرور آپ کی باتوں پر غور کرونگا۔ میں ہٹ دھرمی نہیں ہوں۔ حق کو قبول کرنے کو ہر وقت طیار ہوں۔ مگر اس بات کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ کہ مسلمان مرزا صاحب کو کیوں برا کہتے ہیں۔

خاکسار - خدا کے ماموروں کی استہزا کرنی اور ان کو کاذب اور مفتری وغیرہ کہنا تو قدیم سے قانون قدرت ہے۔ اگر کوئی مسلمان قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے مطابق ہم سے فیصلہ کرنا چاہیئے تو آج فیصلہ ہو سکتا ہے۔ مسیح ناصری کا حلیہ اور ہے اور آنے والے مسیح موعود کا حلیہ اور۔ جب وہ آئیگا۔ تو اس وقت سلطنت عادل ہوگی۔ اور امن کا زمانہ ہوگا۔ نہ جنگ اور جہاد کا۔ اور فارسی النسل ہوگا۔ اور اس کی پیشگوئی سے بعض دشمن اسلام ذلیل اور ہلاک ہونگے۔ مثلاً دیانند سرستی۔ لیکھرام پشاوری۔ اندرمن مراد آبادی۔ عبد اللہ آتھم۔ غلام دستگیر قصوری احمد بیگ۔ نذیر حسین دہلوی۔ کیا یہ پیشگوئیوں کے مطابق ہلاک نہیں ہوئے۔ اور شیخ محمد حسین بٹالوی۔ عبد العزیز لدھانوی۔ عبد الحق غزنوی۔ پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر مولوی صاحبان وغیرہ کی جو ذلت ہوئی۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اور جس شخص کو ان پیشگوئیوں کے سچا ہونے میں شک ہو اس کو اختیار ہے۔ کہ مقابلے میں اٹھے۔ اور زندہ خدا کا مشاہدہ کرے گھر بیٹھے بٹھلائے عقل کے گھوڑے دوڑانے ٹھیک نہیں زیادہ نہیں تو مولوی غلام دستگیر کی طرح ہی فیصلہ کرلیں۔

آریہ - آپ نے تو مجھے حیران کر دیا۔ دو تین دن تک پھر میں آپکی خدمت میں حاضر ہونگا۔ اس وقت میرا جانا سخت ضروری ہے۔ آگے ہی دیر ہو گئی ہے۔

خاکسار - ہاں آپ جا سکتے ہیں۔ جو باتیں میں نے آپکی خدمت میں عرض کی ہیں۔ ان پر ضرور غور کرنا۔ ایک دن کی بات ہے۔ کہ میں ابجد کے قاعدہ سے چند ایک باتوں پر غور کر رہا تھا۔ تو غلام احمد قادیانی کے اعداد ۱۳۰۰ نکلے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدؐ سے ۱۳۰۰ سال بعد یعنی چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان میں ہوگا۔ اور قادیان کا سابقہ نام ماجھی تھا۔ جب میں نے ماجھی کے اعداد کو جمع کیا تو وہ ۵۹ ہوئے اور مہدی کے بھی ۵۹ ہی ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب میں نے ہند کے اعداد کو جمع کیا۔ تو وہ بھی ۵۹۔ پھر پنجاب کے بھی ۵۹ نکلے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ خاتم النبیین۔ افضل المرسلین کے ۱۳۰۰ سال بعد چودھویں صدی میں غلام احمد قادیان ہوگا۔ اور قادیان کا پہلا نام ماجھی ہوگا۔ جیسا کہ تواریخ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے آبا و اجداد پہلے پہل جب اس ملک میں آئے۔ تو انہوں نے اس گاؤں کا نام (قادیان) ماجھی رکھا تھا) اور وہ گاؤں ماجھی (ہند ملک پنجاب) میں ہوگا اور غلام احمد قادیانی مہدی ہوگا

اب غور کرو۔ کہ ایسی روشن دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی نہ مانے۔ تو ہمارا کیا قصور۔ اور اس بدبخت کا کیا علاج

آریہ - بے شک آپکی یہ دلیل مجھے بھی بہت ہی پسند آئی ہے اس سے تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ غلام احمد ہندوستان میں ہوگا۔ اور ہند میں سے ملک پنجاب میں ہوگا۔ اور پنجاب میں سے قادیان میں ہوگا۔ اور وہ مہدی ہوگا۔ مہربانی کرکے مجھے بھی ابجد کے اعداد لکھا دیں۔ تاکہ میں اچھی طرح سے غور کرلوں۔

خاکسار - ہاں آپ لکھ لیں۔ مگر عجیب بات تو یہ ہے۔ کہ غلام احمد جس کے مثیل ہونے کا دعوے کرتے ہیں۔ اس کی قبر بھی پنجاب میں ہی ہے۔

ا ۱	ب ۲	ج ۳	د ۴	ہ ۵	و ۶	ز ۷	ح ۸
ط ۹	ی ۱۰	ک ۲۰	ل ۳۰	م ۴۰	ن ۵۰	س ۶۰	ع ۷۰
ف ۸۰	ص ۹۰	ق ۱۰۰	ر ۲۰۰	ش ۳۰۰	ت ۴۰۰	ث ۵۰۰	خ ۶۰۰
ذ ۷۰۰	ض ۸۰۰	ظ ۹۰۰	غ ۱۰۰۰				

الراقم محمد ظہیر الدین احمدی ولد مولوی محمد الدین صاحب گرداور ساکن اروپ متصل شہر گوجرانوالہ۔

درس قرآن سے کچھ

Digitized by Khilafat Library

سورہ ھود رکوع نمبر ۶

ہم نے صرف مختصر نوٹ درس قرآن شریف سے درج کیئے ہین۔ اگر آپ حقیقتہً ان سے مستفید ہونا چاہتے ہین۔ تو اوّل قران شریف کا وہی رکوع کھولکر مطالعہ کریئے۔ اور ان نوٹوں سے مدد لیتے جایئے۔ جو اشکال اور شبہات پیش آوین ان سے بذریعہ خط اطلاع دیوین۔ کہ ان کا حل اخبار مین دیا جاوے

والی ثمود اخاھم صالح قال یقوم اعبدوا اللہ مالکم اللہ غیرہ ... الخ — قوم ثمود کی آبادی جیسے کہ پیشتر اس اظہار کر چکے ہین۔ عدن سے کرین۔ حضر موت اور یتمامہ تک تھی۔ یہ علاقہ دشمن کے بیرونی حملوں سے بھی محفوظ تھا۔ کیونکہ مغرب کیطرف سمندر اور مشرق کی طرف لق و دق جنگل تھا۔ اس وقت ریل اور جہاز نہ تھے۔ کہ جس کے ذریعے سے انسان ان مشکل راہ گذروں پر قادر ہوتا اس لیئے ثمود کی قوم بہت خوش حالی اور امن کی زندگی بسر کرتی تھی۔

میرا تجربہ اور خیال ہے۔ کہ جیسے افلاس کسی قوم کے لیئے اسکی بدبختی کی علامت ہوتی ہے۔ کہ اس کا نشانہ ہوکر بعض اقوام رذیل پیشوں اور جرائم کو اختیار کر لیتی ہے۔ جیسے کہ بکہی واروں کی قوم پنجاب میں ہے، ایسے ہی بعض وقت خوش حالی کی زندگی اور امارت اور ریاست انسانی بدبختی کی باعث ہوتی ہے۔ یہی بدبختی قوم ثمود کے لاحق حال تھی۔ اور وہ خدا کو بھول گئے تھے۔ انکی طرف انہی مین کا ایک آدمی صالح بھیجا گیا کہ وہ سچے خدا کیطرف بلاوے۔ اور عذاب سے ڈراوے

انشاء کم — حضرت صالح نے انسان کو خلعت وجود کا دیا جانا انعام بتلایا ہے۔ اور دراصل یہ بالکل ٹھیک ہے۔ دنیا کی ہر ایک شے ہمارے لیئے اسی وقت نعمت ہے۔ جبکہ ہمارا وجود ہے۔ اگر یہی نہ ہو۔ تو یہ سب جہان اور حسین دلربا اور باغ غیچہ۔ محل ماڑیاں۔ دوست ثروت ہمین کیا کام آسکتی ہے۔ پس اوّل خلعت وجود کا عطا کیا جانا ایک انعام الٰہی ہے۔ کہ جس کو یاد کر کے انسان کی کو خدا کی اطاعت اور عبادۃ مین مصروف ہونا چاہیئے۔

من الارض — سے ظاہر ہے۔ کہ انسان کے جسم اور روح سب شے کا نشوونما زمین ہی سے ہے اور جو لوگ کہتے ہین۔ کہ انسانی روح آسمان سے گرتی ہے۔ غلط ہے۔ دوسری جگہ بھی اللہ تعالٰے فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتا احیاء و امواتا۔ کہ ہم نے زمین میں ایک قوۃ جاذبہ رکھی ہے۔ کہ وہ ہر ایک شے مردہ اور زندہ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ انسان کا گہرا تعلق زمین ہی سے ہے۔ اور اسی سے وہ ہر ایک قسم کے نشوونما حاصل کرتا ہے اور حضرۃ مسیح کے آسمان پر جانے کی یہ آیت تردید کرتی ہے

واستعمرکم فیھا — آسودہ حال تم کو آباد کیا۔

فاستغفروہ — جو فضل خداوندی شامل حال ہے اسکے مداومت کے لیئے اللہ تعالٰے سے حفاظت طلب کرو کہ تمہاری خطاؤں سے وہ تم سے دور نہ کر دیا جاوے

ثم توبوا الیہ — پھر جو راہ حفاظت کی وہ تم کو بتلاتا ہے اس پر عمل کرو۔ یعنے نیکی اختیار کرو

ان ربی قریب مجیب — چونکہ کامل طور پر محافظ وہی ہو سکتا ہے۔ جو کہ ہمیشہ نزدیک ہو۔ اور ہر ایک آواز کو سنے۔ اور قبول کرے۔ اس لیئے فرمایا۔ کہ جس رب کو مین پیش کرتا ہون۔ وہ قریب اور مجیب ہے

مرجوا — ہونہار۔ جس پر بہت سی امیدین ہون صالح علیہ السلام اپنے اخلاق فاضلہ اور نیکی کے لیئے قوم میں ممتاز تھے سب کی آنکھیں لگی ہوئی تھین۔ کہ یہ ہم میں خوب نکلے گا۔ اس لیئے کہا کہ ہماری اُمیدیں تو تجھ پر بہت تھین۔ تو نے یہ کام کیا اختیار کیا۔

یہی خیال اور امید اہل مکہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے مین تھی۔

ناقۃ اللہ — حضرت صالح کی ایک اونٹنی تھی۔ آپنے فرمایا کہ دیکھو۔ میرا اللہ اس کو میری صداقت کا نشان قرار دیتا ہے۔ کہ تم اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دینا۔ ورنہ عذاب آجاویگا۔

ثلثۃ ایام — سے ظاہر ہے۔ کہ ماموریں بعض وقت عذاب کی میعاد اور وقت بتلا دیتے ہین۔ وہ لوگ جو حضرت اقدس پر اعتراض کرتے ہین۔ غور کرین

العزیز — ہندوستان کے ملک میں پچھے علوم کی مٹی بھی پلید کی گئی ہے۔ کہ جو لفظ اعلیٰ معانی پر مشتمل تھے۔ ان کو ادنی معانی پر محمول کیا ہے۔ انہیں میں سے یہ لفظ عزیز ہے۔ اس کے معنے غالب کے ہین اور اب ہندین چھوٹے پر جو کہ مغلوب ہوتا ہے۔ استعمال کرتے ہین۔ اگر کسی بڑے آدمی کو عزیزی کر کے لکھو تو آگ ہو جاوے اور اسے حقارت خیال کرے۔ ایسے ہی اسلام علیکم کو حقیر جانا گیا ہے۔

یغنوا — یغنو مغنی سے نکلا ہے۔ رہنے کا مقام گویا وہاں کبھی آباد ہی نہ ہوئے تھے۔ ۱۲

موتے کلام کرتے ہین

لوگ تعجب کرین گے۔ کہ موتے کس طرح کلام کر سکتے ہین۔ لیکن جب وہ اس بات پر غور کرین گے۔ کہ ہر ایک کی کلام اور فعل اس کے مطابق حال ہوتی ہے۔ تو ان کو یہ معمہ حل ہو جاویگا جس حال اور کیفیت سے مردے لوگوں سے ملتے ہین۔ اسی حال اور کیفیت مین وہ لوگوں سے کلام بھی کرتے ہین۔ اور وہ کیفیت و حالت خواب اور کشف کی ہے۔ کتب تعبیر الرؤیا مین لکھا ہے اور عملی طور پر اس کی تصدیق بھی ہو چکی ہے۔ کہ مردہ اگر خواب مین کچھ کہہ جاوے۔ تو وہ اسی طرح ہوتا ہے۔ حضرت حکیم نور الدین صاحب کے درس مین بعض عبرت انگیز واقعات جو کہ آپکے چشم دید ہوتے ہین ذکر ہوا کرتے ہین۔ ان مین سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ انسے موتے نے کلام کی ہے۔ چونکہ یہ کلام بعض لوگوں کو فائدہ بخش ہوگی اس لیئے ہم انسے ذیل میں درج کرتے ہین

اوّل واقعہ میر حسن مرحوم کا ہے۔ جن کی ایک مثنوی عشقیہ مضامین میں تصنیف ہے۔ میر حسن نے ایک شخص کو خواب مین کہا۔ کہ میری اولاد کو کہو۔ کہ مثنوی کے جس قدر نسخہ جات مل سکین۔ وہ سے کر جلا دو۔ کیونکہ خلقت اُسے پڑھ کر گمراہ ہو رہی ہے۔ اور ان کی گمراہی کی وجہ سے مجھے یہاں عذاب دیا جاتا ہے۔ پس مصنف لوگ غور کرین اور تصنیف کے وقت خیال رکھین۔ کہ اس کا ثمرہ ان کو آخرت میں کیا ملے گا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے۔ کہ خود حکیم صاحب موصوف نے ایک شخص کو خواب میں دیکھا۔ جو کہ مر گیا ہوا تھا۔ اور اُسے بیمار پایا۔ پوچھا۔ کہ تم تو مر گئے تھے۔ اور بیماری انسان کو موت سے اوّل اوّل ہوتی ہے۔ اب تمہارے بیمار ہونے کی کیا وجہ ہے۔ اُس مردے نے جواب دیا۔ کہ آپکا فرمانا بجا ہے۔ لیکن زندگی میں مین ایک لڑکی پر عاشق تھا۔ اور اس لڑکی کو میرے سامنے کیا۔ . . . . . . اب اس عشق کی سزا مجھے بزنگ بیماری دیجاتی ہے۔ حضرت حکیم صاحب نے اس شہر کے ایک آدمی سے جو اس مردہ شخص کا رفیق تھا اس عشق کا ذکر کیا۔ جسے سنکر وہ حیران ہو گیا۔ اور کہا۔ کہ صرف مرتے وقت اس نے عشق کا اظہار کیا تھا اور سوا خدا کے اور میرا دریائے عاشق معشوق کے اور کسی کو اس محبت کا حال معلوم نہین۔ حکیم صاحب کو چونکہ اس لڑکی کی شکل معلوم تھی آخر بعد بڑی تحقیقات کے یہ بات درست ثابت ہوئی۔ عاشق موتین ۴

۴ جو اب تک کسی فانی بت کے عشق کے مریض ہین۔ عبرت پکڑین۔ ۵ تیسرا واقعہ جو کہ سننے مین آیا ہے۔ یہ ہے۔ کہ قادیان کے نزدیک ایک گاؤن ننگل ہے۔ وہاں ایک شخص کو مرزا امام الدین خواب مین آیا اور کہا کہ نظام الدین سے کہہ دو۔ کہ مرزا غلام احمد حق پر ہے ۔ ۱۲

کان عرشہ علی الماء

عرش ۔ عرش کی حقیقت اور ماہیت کے سمجھنے میں لوگوں کو
اس لئے دہوکا لگتا ہے کہ بعض الفاظ کو جس طرح وہ مخلوق کے
حق میں سمجھتے اور خیال کرتے ہیں ویسے ہی خدا تعالیٰ کے لئے بھی
خیال کرنے لگتے ہیں۔ اس کی اور بھی بہت سی مثالیں ہیں مثلاً جب
خدا کی نسبت اسکا سمیع اور بصیر ہونا مانا جاتا ہے تو بعض کا
خیال صفات الٰہی کی ناواقفیت کیوجہ سے اسطرف منتقل ہوجاتا
ہے کہ جیسے ہماری آنکھ ہے ویسی ہی خدا کی ہوگی اور چونکہ وہ بہت
بڑا اور عظیم الشان وجود ہے۔ اسلئے اپنی [illegible] خیال کے
لحاظ سے اپنی آنکھوں کی نسبت خدا کی آنکھ کو بہت بڑا اور روشن
مان لیتا ہے۔ ایسے ہی کانوں اور ہاتھوں کی نسبت اس کے خیالات
ہوتے ہیں۔ دراصل یہ ایک بڑی غلطی ہے۔ کہ قرآن شریف میں
بعض ایسے الفاظ کو دیکھکر جو کہ ایک طرف تو انسانوں پر استعمال
ہوتے ہیں اور ایک طرف خدا تعالےٰ کی نسبت بھی بولے جاتے
ہیں ان کے معانی اور مفہوم کے سمجھنے میں کوئی تمیز اور فرق نہیں کیا
جاتا۔ یہی ایک ایسا دہوکہ ہے کہ جس کے باعث نوع انسان کا ایک
بڑا حصہ اسوقت ضلالت اور غضب الٰہی کا نشانہ بنا ہوا ہے
اور وہ لفظ احیا ہے۔ کہ ایک طرف تو خدا تعالےٰ کی صفت محی ہے
دوسری طرف انبیا میں بھی اس کے وجود کی خبر قرآن شریف سے ملتی ہے
یعنے قرآن شریف میں بھی اس خاصہ احیا کا ہونا قرآن سے
ثابت ہوتا ہے۔ پھر بعض اعمال کو بھی باعث احیا قرار دیا گیا ہے جیسے
ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الالباب ایسی حالت
میں جب تک انسان خوض اور فکر سے کام نہ لے اور اللہ تعالیٰ
کا خاص فضل اسکی دستگیری نہ کرے تو وہ کبھی ٹھوکر سے بچ نہیں سکتا
لیکن جو لوگ راسخ فی العلم ہوتے ہیں اور خدا نے انکے ایمان اور
عمل صالح کی وجہ سے ظلمتوں سے ان کو نجات دی ہوئی ہوتی ہے
وہ جانتے ہیں کہ ہر ایک کی شان اور مرتبت کے لحاظ سے ان الفاظ
کے معانی اور مفہوم الگ الگ ہوا کرتے ہیں اسی لفظ احیاء کو خدا
کیطرف نسبت دینے اور پھر قرآن شریف اور رسول کریم اور قصاص
کیطرف نسبت دینے میں۔ اگر ہم کوئی فرق بیّن نہ کرینگے تو ہمارا
ایمان خدا تعالےٰ کی ذات پر مشکوک ہو جاویگا۔ اور بہرنگ دیگر
باوجود ایک خدا ماننے کے پھر ہمیں کئی خدا ماننے پڑیں گے جسکا
نتیجہ سوائے ہلاکت اور ضلالت کے کچھ نہ ہوگا۔ پس جبکہ
کلام الٰہی میں ایک ہی لفظ کا اطلاق مختلف مقامات پر ہو۔ اور
خالق کی طرف بھی اسکی نسبت ہو۔ اور مختلف مخلوق کی طرف بھی
وہ منسوب کیا جاتا ہو تو تقوے کا طریق اسمیں یہ ہے۔ کہ
حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر اسکے معنے کئے جاویں۔

اس جگہ پر ایک سوال ضرور پیدا ہوتا ہے کہ جس حالت
میں کہ الفاظ سے اس قسم کا مغالطہ لگتا ہے تو باریتعالے نے
کیوں ایسے الفاظ کو استعمال کیا۔ جبکہ لوگوں کی ضلالت کا موجب
ہوسکتے تھے تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اس پیرایۂ کلام کے
اختیار کرنے میں سراسر اسکی رحمت اور فضل خاص بندوں پر
ہے۔ اور یہ نوع انسان کی اپنی غلطی ہے کہ وہ تدبر اور تفکر سے کام نہیں
لیتا۔ اس کے اپنے کسی خویش و اقارب کی نسبت کوئی لفظ خلاف
شان معنے اور مفہوم میں استعمال کیا جاوے تو وہ آگ بگولا
ہوجاتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ خود باریتعالی کیطرف الفاظ کے ایسے
معنے منسوب کرے جس سے اس کی ذات میں نقص اور کمزوری پائی
جاوے یہ پیرایۂ کلام رحمت اسلئے ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کی صفات
کو ایسے الفاظ میں بیان کیا جاوے۔ جس کے مشابہ اور مناسب مخلوق
میں نہ ہوں تو مخلوق اسکے سمجھنے سے قاصر رہیگی کیونکہ انسان میں
ایک خاصہ ہے کہ وہ صرف انہی باتوں کو سمجھ اور انہی اشیاء کو ادراک
کرسکتا ہے۔ جو اس کے اپنے نفس میں موجود ہوں یا وہ صفات
اسکو اسوقت حاصل ہوں۔ مثلاً ایک مادرزاد اندھا بصیر ہونے
کی ماہیت کو کسی طور سے بھی نہیں سمجھ سکتا لیکن جس کی آنکھیں
ہیں یا وہ خدا تعالےٰ کے بصیر ہونے پر جو ایمان رکھیگا آنہیں اور
اس مادرزاد اندھے کے ایمان میں ایک ایسا فرق ہوگا جس کی نسبت
کیلئے کوئی لفظ ملنا محال ہے۔ اس کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ وہ
بصیرت کے کُنہ اور حقیقت سے جو کہ ایک بینا کو حاصل ہے بالکل
ناواقف ہے پس خدا تعالےٰ نے اپنے بڑے رحم اور فضل سے اپنے
بندوں سے ایسا طرز کلام اختیار کیا جس سے وہ اسکی صفات کو
ایک گونہ سمجھ سکیں اور پھر جب بندہ اسکی طرف رجوع کرے تو وہ
رفتہ رفتہ ان کی اصلیت اور حقیقت کو ان پر کھولتا جاوے۔ اور
یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف اور احادیث میں بعض ایسی کلام ہوتی ہے جس سے
صرف انسان کو ایک نتیجہ سمجھانا مقصود ہوتا ہے اور ان الفاظ کے ظاہری
مفہوم سے خدا تعالیٰ کی ذات بکلی پاک ہوتی ہے اسی سبیل کی ایک حدیث
ہے کہ مومن کا دل خدا تعالےٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان
ہوتا ہے اب ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی انگلیاں تو نہیں ہیں اور نہ انکی
تعداد ہے اور نہ وہ ہماری جیسی ہیں بلکہ یہ ایک استعارہ ہے کہ جس سے
تصرف الٰہی جتلانا مقصود ہے کہ فلاں بات یا کام ہماری چٹکی میں ہے
جب اور جسطرح چاہیں کر دیں۔

اسقدر بیان کے بعد جس سے میری مراد یہ امر ناظرین کے ذہن نشین
کرنا ہے کہ جب بعض الفاظ خالق اور مخلوق کی نسبت مشترکہ استعمال ہوں
تو مومن کی شان یہ ہونی چاہیے۔ کہ باریتعالے کی دیگر صفات حسنہ کو مدنظر
رکھکر ان کے معانی اور مفہوم کو خدا کیطرف نسبت دے اس لئے خدا تعالےٰ
قرآن شریف میں فرماتا ہے وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی کہ صرف وہی الفاظ
(اسم) خدا کیطرف منسوب ہوسکتے ہیں جو خوبیوں سے بھرے ہوئے ہوں
اور جن سے کوئی نقص اور کمزوری باریتعالے میں ظاہر نہ ہوتی ہو
اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم عرش کی بحث کریں گے
تو ہمیں اس کے معنے سمجھنے میں کسی قسم کے شکوک اور شبہات پیش نہ آوینگے
قرآن شریف سے ثابت ہے کہ لفظ عرش ذات باریتعالی کے
ساتھ بھی استعمال ہوا ہے اور اس کے سوائے دوسروں پر بھی مثلاً
پ ۱۹ میں جب ھُدھُد نامی ایک رکن دربار سے حضرت سلیمان علیہ السلام
نے اسکی غیر حاضری کی وجہ دریافت کی تو دفع الوقتی کیلئے اس نے
حضرت سلیمان کے آگے ایک معذرت بیان کی اور ایک ایسی بات کیطرف
آپ کو توجہ دلائی ہے۔ جس سے حضرت سلیمان کا وہ سارا غصہ فرو ہوگیا
ہُدہُد نے ایک بادشاہ عورت پرستار سورج کا ذکر کیا۔ اور اسکی سلطنت
کی شوکت کے اظہار کیلئے اس کے تخت کا تذکرہ بھی کیا اور کہا ولھا
عرش عظیم اور دوسرے مقام پر حضرت یوسف علیہ السلام کے
والد حضرت یعقوب علیہ السلام جب مصر تشریف لائے تو تعظیم کے
طور پر یوسف علیہ السلام نے ان کو تخت پر جگہ دی جیسے کہ لکھا ہے
ورفع ابویہ علی العرش ان دو مقاموں پر جہاں لفظ عرش کا
استعمال ہے یہ بھی دراصل اسکی حقیقت پر ایک روشنی ڈالتا ہے
کیونکہ سلیمانی دربار کا رکن اعلیٰ ہُدہُد جب بلقیس کی خبر دیتا ہے تو اسکی
سلطنت کی شان وشوکت کو بیان کرتے ہوئے اور چیزوں کی تفصیل
مثل فوج ولشکر۔ گھوڑے و اسلاح کی نہیں دیتا۔ بلکہ اسکی شاہانہ عظمت
کے اظہار کیلئے اس کے عرش کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے ولھا عرش عظیم
ویسے ہی یوسف علیہ السلام جو کہ ایک نبی ہونے کی حیثیت سے
والدین کے حقوق کو خوب کماحقہ شناخت کرتے اور بجا لانے والے
تھے جب اپنے باپ سے ملاقات کرتے ہیں تو تعظیم کیلئے ان کو
عرش (تخت) پر جگہ دیتے ہیں۔ اور چونکہ یوسف علیہ السلام
بھی خلعت خسروانہ زیب تن کئے ہوئے تھے۔ اور آپکو شاہانہ
اختیارات حاصل تھے۔ اسلئے ان کی شان کے لحاظ سے بھی لفظ
عرش کو ایک خاص مناسبت ثابت ہوتی ہے ان دو موقعوں
پر جہاں کہ لفظ عرش کا مخلوق کیساتھ استعمال ہوا ہے۔ غور
کرنے سے لفظ عرش کی حقیقت اور بھی کھلتی ہے اور امید ہے کہ ناظرین
بھی اس پر توجہ کریں گے۔ ہمارے بیان مذکورہ بالا سے ظاہر ہے
کہ لفظ عرش کسی سلطنت کے رعب۔ اقتدار۔ اور جلال کے
اظہار کیلئے مجموعی طور پر استعارہ کے رنگ میں استعمال ہوتا ہے
اور یہ ایسی اصطلاح ہے کہ زمانہ حال میں بھی برتی جاتی ہے۔ تخت
پر بیٹھنے سے مراد زمام سلطنت کو ہاتھ میں پورے طور پر
لیکر حکم احکام نافذ کرنے کے ہوا کرتے ہیں۔ مثلاً جب کہا
جاتا ہے۔ کہ انگلینڈ کے تخت پر اسوقت کون شخص ہے۔ تو قائل کی
یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی۔ کہ صاحب تخت اسوقت بھی وہاں تو
بیٹھا ہوا ہے۔ بلکہ اس کی یہی مراد ہوتی ہے۔ بادشاہ کون ہے
اور راج کس کا ہے اور ہم اسوقت کس کی رعیت ہیں تو اس کا جواب
یہ دیا جاتا ہے۔ کہ اسوقت انگلینڈ کے تخت پر ملک معظم
جناب ایڈورڈ ہفتم رونق افروز ہیں۔ پس اب ظاہر ہے کہ عرش
کے لفظ کو سلاطین اور ان کے اقتدار اور اثر اور رعب
وداب سے ایک خاص مناسبت ہے۔ اور جب یہ بات
سمجھ میں آگئی۔ تو اب اس امر کا سمجھنا کہ خدا کے عرش
سے قرآن شریف کا کیا مطلب ہے۔ بہت ہی آسان
ہے۔۔۔۔ باقی آئندہ

البدر کی قومی خدمات

آج تک البدر نے اپنی پیاری قوم کی جو خدمت کی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور آئندہ وہ اپنے تئیں زیادہ مفید ثابت کرنے کے لیے جس قدر جوش رکھتا ہے۔ وہ اس سے ادنیٰ ہے۔ مگر اس نونہال بوستان احمدی کے لیے آبیاری کی از حد ضرورت ہے۔ جس کے لیے قوم کے فیاضوں کی جو ابر کرم بحر سخا ہوں نہایت سخت ضرورت ہے۔ پھر اس کے پھلنے پھولنے میں ذرا بھی شک نہیں۔ جبکہ باغبان گلشن ہستی کا فضل بھی اس کے شامل حال ہو۔ مگر اس میں کچھ نقص ہیں۔ تو یہ بھی ہماری کم توجہی کے نشان ہیں۔ ورنہ ایک قومی اخبار اور قرضہ سے زیر باری کی شکایت۔ اس کے واجب التکریم کی نیت میں تو کچھ فتور اور ہمت میں کوئی قصور معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ ہم نے جنوری ہی سے دیکھ لیا ہے۔ کہ نہ صرف فیصلہ انگریزی چھپوا کر سب سے پہلے تقسیم کیا۔ بلکہ کتاب مفت دینے کا عزم بالجزم بھی کر لیا ہے۔ اگر سب خریداروں نے قیمت دیدی تو ہم مہینے میں چار بلکہ پانچ بار شائع کرنے پر بھی اپنے افضل بھائی کو مجبور کر سکتے ہیں۔ باقی رہے مضامین۔ سوان کی ترتیب و اصلاح اور صفحوں کا حجم بالکل ہمارے اختیار میں ہے۔ میرٹھ کے عزیز بھائی نے اعتراضات کا جواب دینے کی خوب تجویز پیش کی۔ مگر میں اس سے پہلے کئی دفعہ محترم ایڈیٹر کو خط کے طور پر بلکہ زبانی بھی توجہ دلا چکا ہوں۔

اصل میں ہماری قومی ضرورتیں اتنی ہیں۔ اور ان کے اتنے شعبے ہیں۔ کہ اگر الحکم والبدر دو تو اس کام کو آپس میں تقسیم کر لیں۔ تو بڑی مشکل سے اس کو پورا کر سکیں۔ بلکہ تیسرے اخبار کی ضرورت ہے۔ ہاں اگر ہر ایک اپنے تئیں تمام ضرورتوں پر حاوی بنانے کا مدعی ہو تو میرے خیال میں سب کام ادھورے رہیں گے۔ سوالات کی بھی کئی قسمیں ہیں

(۱) مختلف اخباروں میں جو غلط خبریں پھیلائی جاتی ہیں ان کی تردید۔ مگر بلا نام (۲) مختلف اخباروں میں جو اعتراضات اس سلسلے کی نسبت چھپتے ہیں (۳) ان خاص خاص ضمیموں اور رسالوں کا جواب جو صرف احمدی فرقے کی تردید میں نکلتے ہیں (۴) مختلف مخالفوں (ہندو۔ مسلم۔ عیسائی۔ وغیرہ ہم) کے اعتراضوں کا جواب جو احمدیوں کی معرفت اخبار کے دفتر میں پہنچیں (۵) خود احمدیوں کے اپنے شکوک جو ان کے دل میں آئیں۔ کئی احمدی حضرت صاحب کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں۔ اور وہ ایسا کرنے پر کسی خاص دلیل یا نشان سے مجبور ہیں۔ مگر دل میں ابھی کئی شبہات اٹھتے ہیں۔ جن کو رفع کرنا چاہتے ہیں۔ یا ایسے شبہات جو کسی مخالف کی کتاب پڑھنے یا وعظ و تقریر سننے سے پڑ جائیں۔ یہ حصہ بہت ہی ضروری ہے (۶) مختلف مسائل کی نسبت احمدیوں کے استفسار۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ۔ دیگر تقریبات غمی و شادی جو پیش آئیں۔ ان کے بارے میں سوالات اور ان کے جواب۔ مثلاً پچھلے دنوں امام علیہ السلام نے عید الفطر کا چاند نہیں دیکھا۔ مگر عید اسی دن کی۔ جس دن ہم نے چاند دیکھ کر کی اور اپنے رمضان کا روزہ ایک دن اول کا (ایک شہادت سے) توڑ دیا۔ اب اس روزے کی قضا ہم پر لازم آتی ہے یا نہیں۔ (۷) خبروں کا حصہ بھی ہوتا۔ کہ اگر کسی اور اخبار کے دیکھنے کی فرصت نہ ہو۔ تو کچھ حرج نہیں۔ (۸) طبی حصہ بھی چاہیے غرض اس قسم کے کئی شعبے ہیں۔ اور بھی ضروری۔ میں دیکھتا ہوں کہ البدر میں کس کس کا ذمہ اٹھاتا ہے۔ خیر میں اپنی تجاویز کو عملی صورت میں لانے کے لیے ہر شعبے میں ایک ایک مضمون دوں گا۔ اور میں تو حاضر ہی ہوں۔ ضمیمہ شحنہ ہند و نور افشاں کی غلط افشانی وغیرہ مضامین ایک مدت سے الحکم و البدر میں شائع ہو چکے ہیں۔ راقم احمدی گجراتی۔

کتب اشتہاری میں پبلک کو سخت دھوکا

ناظرین نے کچھ عرصہ ہوا۔ کہ اخبار البدر کے ذریعہ سے ایک اشتہار کتب ایک ایجنسی کیطرف سے وصول کیا ہوگا۔ جس میں کتب کی اپنی اصلی قیمت مندرجہ سے چہارم قیمت پر دینے کا وعدہ مشتہر کیطرف سے تھا۔ اور فہرست کچھ ایسی دلچسپی سے مرتب کی گئی تھی کہ جو اسے پڑھتا ہے ضرور دل للچا آتا ہے۔ مگر میں افسوس سے بیان کرتا ہوں کہ اسی اشتہار کے متعلق ایک سخت شکایت سے بھرا خط حیدر آباد سے وصول ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرح سے پبلک کا بہت بڑا نقصان ہو رہا ہے۔ اور محض پبلک کی بہتری ہی کی خاطر مدنظر رکھکر میں اس خط کو آخر میں درج کروں گا۔

یہ شکایت تو خط کے ذریعہ سے ہی معلوم ہوئی مگر خود میرے دفتر کے بعض ملازمین نے بھی یہ شکایت اپنے ذاتی تجربہ کی بنا پر کی ہے کہ انہوں نے چند کتب جنکی قیمت بجائے ایک روپیہ کے [illegible] مقرر تھی دیکھیں تو ان کو معلوم ہوا۔ کہ ان کتب کی ضخامت چھوٹی تقطیع پر [illegible] صفحوں سے بیش و کم ہے۔ چنانچہ اگر زیادہ سے زیادہ بھی وہ کتاب طبع ہو تو [illegible] سے زیادہ نہیں آ سکتی۔ اور نہ مضامین اس پایہ کے ہوتے ہیں جس پایہ کا خیال مضمون فہرست سے پیدا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر وہ کتب چار آنے کو بھی دیجاویں۔ تو قریب چار گنا کے مشتہر کو منفعت ہوتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اشتہار کی تقسیم کرائی وغیرہ کے اخراجات کثیر کا زیر بار ایسے مشتہرین کو ہونا پڑتا ہے۔ مگر زیر بحث یہ امر ہے کہ محض پبلک کے مغالطہ کیلئے ایسی قیمت کیوں ظاہر کیجاتی ہے اور اس قسم کی عبارتیں کیوں تراشی جاتی ہیں جن سے یہ خیال گذرے۔ کہ یہ ایک ضخیم کتاب ہوگی جس کی اس قدر قیمت ہے ہمارا اعتراض صرف اس ایجنسی پر ہی نہیں ہے۔ بلکہ جب سے رعایتی قیمت کے اشتہارات کا سلسلہ شروع ہوا ہے۔ جب ہی سے اس قسم کے مغالطے پبلک کو لگ رہے ہیں جس سے سخت مالی نقصان اقوام ہند کا ہو رہا ہے۔ آخر ایک دن اس پردہ دری کا آنا ہی اور وہ اب غالباً آبھی گیا ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ دوسرے اخبارات بھی ایک پبلک فائدہ کو مدنظر رکھکر اس نقصان سے پبلک کو بچانے کیلئے قلم برداشت کریں گے۔ وہ خط یہ ہے۔

بخدمت محبی ایڈیٹر صاحب البدر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے اخبار البدر کیساتھ جو اشتہار ایک ایجنسی کا بطور ضمیمہ ارسال فرمایا تھا جس میں ایجنسی مذکور نے یہ ترغیب دلائی تھی۔ اور بڑے زور سے دعوے کیا تھا۔ کہ عمدہ عمدہ کتابوں کی قیمت محض بخیال عام نفع رسانی اصل سے چوتھائی تک گھٹا دی ہے۔ اس ترغیب کی بنا پر ہم اور ہمارے احباب نے منگوائیں تو صاف معلوم ہو گیا۔ کہ ایجنسی مذکور راست بازی کے پایہ سے گری ہوئی ہے اور ایسی تحریرات محض خریدار پیدا کرنے کی غرض سے شائع کرتی ہے۔ موجودہ طریقے کے اختیار کرنے سے ایجنسی بہت جلد اپنا اعتبار کھو دیگی خیر ایجنسی مذکور نے جن کتابوں کی چوتھائی قیمت قرار دی ہے وہ باعتبار عمدگی مضمون اور باعتبار حجم و چھپائی و خطاطی وغیرہ انکی حیثیت سے کہیں زیادہ ہے اور نہ انکی صحت کی طرف توجہ کیگئی ہے۔ دراصل کمال یہ کیا گیا ہے کہ وقت طبع ہی دس گنا قیمت کتاب پر لکھدی گئی ہے بعد میں اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ ہم نے چوتھائی تک قیمت میں تخفیف کردی ہے ہمارے احباب نے جنہوں نے کتب منگوائیں ایجنسی کی حالت پر تاسف کیا۔ یہی تو وجہ ہے کہ قومی اعتبار زائل ہو گیا ہمیں امید ہے کہ آئندہ آپ بھی ایسے اشتہارات کی اشاعت میں تائید نہ فرمائیں گے۔ جس میں شخصی نفع کے ضمن میں پبلک کا نقصان ہو۔ یہ مضمون بجنسہ درج اخبار فرما کر مجھے ممنون فرمائیں گے۔ سید عبدالرحیم از حیدر آباد۔ ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء

بے نظیر تصانیف

ناظرین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ احمدیہ بک ایجنسی قادیان کی طرف سے ایک بے نظیر سلسلہ۔ آنحضرت صلعم اور آپ کے صحابہ کبار رضی اللہ عنہم کی لیکچرز اور مراسلات کا زیر طبع ہے جنکے نام خطبات و مکتوبات محمدیہ و صدیقیہ و فاروقیہ وغیرہ ہیں یہ تمام خطبات و مکتوبات بڑی محنت اور تلاش سے جمع کئے گئے ہیں اور اہل ہند کی سہولت کی غرض سے عربی عبارت کیساتھ ترجمہ اردو بھی دیدیا گیا ہے۔ ان کے مطالعہ سے قرن اول کے لوگوں کے حالات متعلق تقوے و طہارت اور ان کے طرز کلام و خطاب وغیرہ کا طریق معلوم ہوتا ہے۔ اور یہی اسوہ حسنہ ہے کہ جس کے اختیار کرانے کیلئے مسیحا و مجددین اور مامورین اس امت میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ ان کے مطالعہ سے قلب اور روحانیت پر ایک خاص اثر ہوتا ہے امید ہے کہ کوئی فرد بشر ایسا نہ ہوگا۔ جو آنحضرت صلعم اور صحابہ کبار سے محبت رکھتا ہے اور پھر ایک نظر وہ انکو نہ دیکھنا چاہے

یہ خطبات الگ الگ کتاب کی شکل میں شائع ہونگے۔ قیمت کا سردست کچھ فیصلہ نہیں ہے مگر غالباً [illegible] تک ہوگی

درخواستیں مینیجر احمدیہ بک ایجنسی قادیان کے نام آنی چاہئیں۔

حیرت کی حیرانی

اس کے بعد حیرت صاحب تم نے ان دو باتوں کا ذکر کیا ہے جنکو میں اس مضمون کے ابتدائی صفحوں میں لکھ چکا ہوں اور تمہاری اصل عبارت بھی نقل کر چکا ہوں اب میں تم سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی جو نظایر تم نے پیش کی ہیں۔ اور جن میں کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے کیا اس لکھنے والے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کی ہے جس سے مسلمانوں کا دل پارہ پارہ ہوتا ہے یا نہیں اور کیا یہ ظلم ہے۔ جو تم نے اپنی جان پر اور اپنی عزت پر اگر شاید اس کی کچھ حقیقت ہو توڑا ہے۔ اور کیا ایسی حالت میں تمکو نجات پانی اور توبہ قبول کئے جانے کی امید ہے یا نہیں اور جس منہ سے تم نے مرزا صاحب کو گالیاں دی ہیں کیا اسی منہ سے اور صاف الفاظ میں تم اب اپنی بابت کہہ سکتے ہو۔ کہ تم مسلمانوں اسلام اور حضور انور صلعم کے تلخ تر دشمنوں میں سے ہو۔ اور وہ تمہاری دشمنی ایسی بدیہی ہے جس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا اور خود تمہارے بیان کے موافق اس قسم کا بیان شرارت انگیز ہوتا ہے جنہیں پڑھکر کوئی مسلمان خون کے آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ غالباً اپنے ذاتی تجربہ سے بتا دوگے کہ تمہارے

ان بیانات پر کون کون مسلمان تمہاری جان کو رو چکا ہے اور جن صدہا شریروں کو تم نے دیکھا ہے ان میں سے ایسے شریر کا کونسا نمبر ہے جو تمہاری طرح سے جو فروشی گندم نمائی کر کے لوگوں کو دہوکہ دیتا ہے او ظالم حیرت او رے "اٹمیں بے ادب خاموش" کہنے والے اور شوخی و شرارت اور دہوکہ دہی کی طرز پر بات بات میں دوسروں کو بغضاً دشمنیت کا جھوٹا کہنے والے۔ یاد رکھ۔ سن لے اور خوب غور کر۔ کہ شرافت کی بابت تو نے اخبار کے صفحہ کے صفحہ کالے کر کے لکھا ہے۔ کہ متقی وہ ہے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ اور رذیل کبھی متقی نہیں ہو سکتا۔ شریف شریف ہی ہے اور رذیل رذیل ہی ہے۔ شریفوں اور رذیلوں کی بدکرداریوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔" اپنے ان بیانات کو پھر پڑھ اور ہمیں سمجھا کہ ایک رذیل شخص کی بدکرداری اس تیری بدکرداری سے جس کا نمونہ تو نے پیش کیا ہے کونسی حالت میں بڑھ سکتی ہے پھر سن اور کان کھول کر سن۔ کہ تم نے حضرت اقدس کی بابت یہ لکھا تھا۔ کہ شرافت کا مقتضیٰ یہ ہوتا ہے۔ کہ اپنی اغلاط کا علانیہ اقرار کر لے۔ تمہارے اس قول کی بابت ہم نے اخبار کے کالموں میں کئی دفعہ مطالبہ کیا ہے کہ تم اسکا ثبوت دو۔ کہ آیا تم شریف ہو کہ نہیں۔ اور اب چونکہ تم شریف اور رذیل کی بابت طویل بحث کر چکے ہو۔ اس لئے اگر تمکو اپنے ان مضامین کی کچھ عزت رکھنی ہے تو خود اپنے ہی اصول کے موافق اپنی شرافت کو ثابت کر کے دکھاؤ۔ لیکن اگر اس موقعہ کو تم چبا گئے تو یاد رکھو۔ کہ وہ تمہاری ساری لن ترانیاں پاگل کے بکواس سے زیادہ وقعت نہ رکھیں گے جس وقت آپ اپنی شرافت کے تقاضا کو پورا کر دو تو یہ بھی ثابت کرنا تمہارا فرض ہے کہ تمہاری یہ غلطی انسانی کمزوری کہ

دلالت کرتی ہے کیونکہ ہم نے تمہاری اس قسم کی بیہودگیوں کی بابت اپنے رسالہ کے حصہ اول میں یہ ثابت کیا ہے کہ اس قسم تمہاری غلطیاں اور متضاد اقوال دراصل وہ غلطیاں نہیں ہیں جو انسانی کمزوری سے ظہور میں آئی ہیں بلکہ یہ بے ایمانیاں ہیں جو مختلف اغراض کو مدنظر رکھکر ظاہر کی جاتی ہیں بغضب خدا کا تم لکھتے ہو کہ کل انبیاء پر آپکو اسی لئے شرف بخشا گیا کہ بمقابلہ دیگر انبیاء کے آپ عالم کی رحمت بنا کے بھیجے گئے تھے تم جھوٹے ہو۔ آپ کے وقت میں تلوار کا یا نیزہ کا کبھی کوئی عذاب نہیں اترا!! حیرت صاحب تمہاری اس تحریر سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ یا تو یہ کہ تم بے ایمانی سے ایسا لکھتے ہو اور اگر ایمانداری سے لکھتے ہو اور دراصل تمہارا یہی مذہب ہے۔ تو دوسرا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ تمہارے وہ تمام اشتہارات جنمیں ظاہر کیا جاتا ہے۔ قرآن شریف مترجمہ مرزا حیرت کے اشتہارات تمام جھوٹے ہوتے ہیں۔ دراصل تمکو ترجمہ یا تفسیر کی کچھ خبر نہیں ہے۔ اور یہ تمام کارروائی یعنے ترجمہ اور تفسیر کا لکھنا کسی کرایہ کے آدمی کا کام ہے۔ ہم دیکھیں تو سہی تم اس کی کس طرح سے تردید کر سکتے ہو۔ تلوار اور نیزہ کا عذاب تو درکنار۔ اس ترجمہ میں تو اور بھی بہت سے عذابوں کا ذکر ہے جس کی متعدد نظائر میں دے سکتا ہوں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔ دیکھو پارہ ۱۸ سورہ مومنون صفحہ ۳۸۰۔ آیت ولقد اخذنٰھم بالعذاب حاشیہ پر لکھا ہے کہ "مفسرین نے اختلاف کیا ہے کہ اس عذاب سے کونسی تکلیف مراد ہے بعض لکھتے ہیں کہ وہ قحط مراد ہے جو آنحضرت علیہ الصلوٰة والسلام کی دعا سے مکہ والوں پر نازل ہوا تھا

جس کی کیفیت صحیح بخاری میں مروی ہے کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ کافروں پر ایسا قحط ڈال دے جیسا یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا۔ بیہقی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب قحط کی شدت سے قریش جاں بلب ہو گئے تو ابو سفیان آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آپ کہتے ہیں کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ ابو سفیان نے کہا کہ آپ کی قوم ایسی مصیبت میں گرفتار ہے مارے بھوک کے مری جاتی ہے آپ کیوں رحم نہیں کرتے اور اس قحط کے دفع ہونے کی دعا کیوں نہیں فرماتے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ اس عذاب پر بھی تو انہیں تنبیہ نہیں ہوتا اور اللہ کے سامنے عجز و انکسار نہیں کرتے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اس سے جنگ بدر کا قتل مراد ہے۔ اب حیرت صاحب آپ خود غور کریں کہ اس موقعہ پر بیجا نکتہ چینی کر کے حضرت اقدس کو لکھا ہے کہ تم جھوٹے اور تمہاری ہفتاد پشت جھوٹی۔ اس لئے میں اب آپ سے یہ دریافت کرتا ہوں اور خاص طور پر مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ یاد کر کے یا تحقیق کر کے اور حساب لگا کر ہمیں آپ بتائیں کہ تم کتنی پشت کے جھوٹے ہو اور کب سے جھوٹ کی غلاظت تمہاری رگ و ریشہ میں سرایت ہوتی چلی آئی ہے۔ یاد رکھو۔ ہم نے اس مضمون میں ایک لفظ بھی اپنی طرف سے نہیں لکھا ہے سارے تمہارے ہی الفاظ ہیں جو تمکو واپس دئے گئے ہیں اگر آپ کا شیوہ اور مسلک ہم بھی اختیار کرتے تو جو چاہتے لکھتے۔ لیکن ہم ایسا کرنا نہیں چاہتے۔ لیکن تم یاد رکھو۔ کہ صرف نکتہ چینیاں کئے جانا شریفوں کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔ اگر شرافت کا کچھ بھی حصہ تمہارے خمیر میں باقی ہے اور شرافت کے متعلق جو طولانی مضامین آپ نے لکھے ہیں وہ درست ہیں تو آؤ اس ایک ہی معاملہ میں جسقدر عرصہ تک چاہو بحث کر کے فیصلہ کر لو۔ ہم تیار اور موجود ہیں اب البدر کے ذریعہ جو بحث میں کرنی چاہتا ہوں وہ انقطاعی طور پر کرنی چاہتا ہوں۔

میاں حیرت کے عذاب والے مضمون مطبوعہ کرزن گزٹ مورخہ ۱۶ جنوری کی بابت جو کچھ البدر کے گذشتہ نمبروں میں لکھا جا چکا ہے اس تحریر کے بعد جب اس مضمون پر میں نے مزید توجہ کی تو خود حیرت صاحب اور دوسرے علماء کی تحریرات سے کوڑیوں نظائر مجھکو ملی ہیں۔ اور اب میں اسبات کے واسطے تیار ہوں۔ کہ ان نظائر کو کسی عام مجلس میں اس اہتمام کیساتھ بیان کر دوں کہ جو کچھ میں پیش کروں۔ وہ یا تو خاص میاں حیرت کے مضامین سے یا صرف ان علماء کی تحریرات سے اخذ کیا گیا ہو جن کی مدح و ثناء میاں حیرت بہت زور شور سے خاص الفاظ میں کر چکے ہوں۔ اگرچہ مجھے امید ہے کہ اس قسم کے نظائر سو سے بہت زیادہ میں پیش کر سکونگا۔ لیکن ان میں پچاس نظائر خصوصیت کیساتھ ایسے صاف اور صریح ہونگے۔ کہ اُن پر خواہ کتنی ہی رد و قدح کیجاوے عام طور پر اُنکی بابت قطعاً یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ وہ ہمارے مدعا کو صفائی سے ثابت کرتے ہیں۔ اب چونکہ میاں حیرت نے اس عذاب والے مضمون کے متعلق نہایت حیرت اور شوخی سے کفار عرب کیساتھ ہمدردی کر کے اسبات کا اظہار کیا ہے کہ مرزا صاحب چونکہ کفار عرب پر دنیوی عذاب نازل ہونیکے قائل ہیں اسلئے وہ نعوذ باللہ مسلمانوں اسلام اور حضور انور صلعم کے صریح اور تلخ تر دشمن ہیں نیز اس قسم کا خیال میاں حیرت کے نزدیک رسول صلعم کیساتھ تبرہ بازی کرنا ہے وغیرہ وغیرہ اس لئے اب میاں حیرت کو میں نہایت زور کے ساتھ چیلنج دیتا ہوں کہ وہ پنجاب کے دار الخلافہ لاہور میں ایک عام جلسہ میں اس مضمون پر ہم سے گفتگو کریں۔ اس جلسہ میں طرفین کی رضامندی سے دس آدمی بطور ثالث مقرر کر لئے جاویں گے۔ اور میں تمام نظائر اس اہتمام سے پیش کرونگا کہ وہ یا تو حیرت صاحب کی شائع کردہ تحریرات ہونگی یا قرآن شریف کے اُن ترجموں سے لئے گئے ہونگے جن کی بابت میاں حیرت لکھ چکے ہیں کہ ان میں خفیف سی غلطی کا بھی احتمال کرنا محال عقل ہے یا ایسے علماء کی تحریرات پیش کرونگا کہ جنکے علم و فضل کی آوازیں میاں حیرت کی تحریر کے موافق ہندی چار دیواری سے نکلکر مسلمانوں کے ممالک مصر و شام میں پہنچی تھیں اور جس مسئلہ پر مکہ و مدینہ کے علماء میں جھگڑا ہوتا تھا۔ اس کے فیصلہ کیواسطے وہ ثالث بالخیر بنکر فیصلہ کیا کرتے تھے۔ اگر پچاس نظیریں پیش کر کے اپنے مدعا کو بھی ثابت نہ کر سکونگا۔ اور ثالث کی کثرت رائے سے میاں حیرت کو ڈگری ملجاویگی تو ان کے خرچہ وغیرہ کے عوض اسی مجلس میں ایک سو روپیہ اُن کی نذر کئے جاویں گے لیکن بحالت دیگر ہم صرف ایسی تحریر پر جس میں حیرت صاحب کے دستخط کرکے یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ اپنی رکابی مذہبی اور جو فروش گندم نمائی کیوجہ سے میں خود ان تمام فقرات و الفاظ کا مصداق ہوں۔ جنکو اپنے لئے واپس لیتا ہوں۔ اس صاف اور سیدھے طریق فیصلہ سے اگر میاں حیرت نے روگردانی کی تو وہ اپنے فعل سے ہی پیٹنٹ الفاظ لکھے جاویںگے جو انہوں نے مرزا صاحب کیلئے استعمال کئے ہیں

احمدیہ بک ایجنسی کارخانہ اخبار البدر قادیان

ذیل کی کتب میں بعض کی قیمتوں میں خاص رعایت ہے اور تھوڑی جلدیں باقی ہیں

- تفسیر القرآن بالقرآن مصنفہ ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب احمدی ایم بی اسسٹنٹ سرجن انسپکٹنگ افیسر شملہ۔ اس سلسلہ کے مذاق کی یہ ایک ہی مکمل تفسیر ہے اور غنیمت ہے جس میں حضرۃ اقدس کی دعادی کی نسبت کافی بیٹر احمدیوں کے لئے دیا گیا ہے: — ۴
- تفسیر سورہ جمعہ من خطبات حکیم نور الدین صاحب — ۸
- سیرۃ حضرۃ مسیح موعود مصنفہ مولانا عبد الکریم صاحب
- جلسہ عظیم الشان مذاہب جو بمقام لاہور ہوا اسمیں کل سرگرده ان مذاہب کی تقریریں درج ہیں اور اسلام کی خلاصی پر حضرۃ اقدس کا لکچر بھی درج ہے جو کہ سب سے بڑھ چڑھ کر حسب پیشگوئی ثابت ہوا تھا — ۸
- صیانۃ القرآن منکرین احادیث نبوی یعنی چکڑالوی کے رد میں ایک بے نظیر رسالہ مصنفہ فاضل امروہی — ۳
- مصفیٰ عسل۔ وفات مسیح اور حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات میں نص۔ حدیث۔ اور نقلی اور عقلی دلائل کی ایک جامع کتاب مصنفہ مرزا خدا بخش صاحب ابو العطاء — ۸
- الفرقان — ۲
- مجموعہ ازالۃ الوسواس۔ جس کا ریویو اخبار میں مسلسل چھپا ہو قریب یکصد صفحہ مصنفہ فاضل امروہی — ۴
- تحذیر المومنین، سواء السبیل، اعلام الناس، کشف الالتباس، ایقاظ النائمین: یہ کتب بھی حضرۃ فاضل امروہی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرۃ مسیح موعود کے دعاوی پر ایک نئے پیرایہ کلام میں بحث کی گئی ہے اور قرآن شریف اور احادیث کے جدید اور بہت سے اسرار بھی نکات سے درج ہیں مطالعہ نور معرفت میں ایک خاص ترقی ہوتی ہے اور قیمتوں میں رعایت ہے
- سیر الشہادتین سورۃ یٰسین کی تفسیر حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب شہید کی شہادت کا ثبوت قرآن شریف سے — ۱
- قول الفصیح۔ مولوی عنایت اللہ صاحب کی تصنیف در اثبات مسیح موعود علیہ السلام — ۱
- چٹھی نولوں بنام حضرت مسیح اسرائیلی پنجابی نظم اپنے رنگ کی ایک بے نظیر تصنیف ہے — ۱
- شہادت القرآن، نور القرآن، اعجاز احمدی، سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب: یہ کتب حضرت مسیح موعود کی تصنیف ہیں جنمیں آپ کے ایجاد کردہ فن کلام سے اثبات دعاوی پر تحدیانہ بحثیں اور حقائق اور معارف اور علوم دین کی دعوت کی گئی ہے قیمت میں بھی رعایت ہے
- طب روحانی یسوعی معجزات کی کل اس سے کھل جاتی ہے کہ ان کا امراض کا علاج کا طریق بتلایا گیا ہے ایک مرحوم احمدی جو کہ اس فن میں صاحب کمال تھا۔ اس کی تصنیف ہے — ۱۲
- شہادت آسمانی حصہ اول و دوم، السراج المکتوم، رویائے صالحہ، اعجاز احمدی خرد: یہ رسائل جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب احمدی دہلوی ایڈیٹر رسالہ المنصور کے نتائج قلم ہیں جنمیں مخالفین سلسلہ احمدیہ کے اعتراضوں کے جواب دئے گئے ہیں اور اعجاز احمدی کے قصیدہ پر نئی روشنی ڈالی گئی ہے دیکھنے سے ان کی خوبی کھلتی ہے رد نصاریٰ کا بہت مصالحہ ان سے ملتا ہے
- سراج الحق حصہ اول، دوم، سوم، چہارم، پنجم: صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب نعمانی کی تصنیفات ہیں جنمیں حضرت مسیح کی وفات اور مسیح موعود کی دعاوی پر ثبوت دئے ہیں۔ سوم میں بحث ہے اور حضرت امام اعظم علیہ الرحمۃ اور دیگر ائمہ کبار کا مذہب وفات مسیح میں ثابت کیا گیا ہے
- محامد المسیح حضرت مسیح موعود کی مدح میں کل نظموں کا مجموعہ مرتبہ شیخ یعقوب علی صاحب تراب — ۳
- شہادت نامہ حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بزبان پنجابی زیر طبع بروزن سوہنی مہینوال
- ابطال الوہیت مسیح۔ حضرت مولانا نور الدین صاحب کی تصنیفات سے منتخب نصاب ہیں
- ادعیہ قرآن کریم مترجم منظوم من تصنیف قاضی ظہور الدین صاحب اکمل احمدی۔ گولیکی۔ ضلع گجرات
- اشتہارات حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حواریان جو کہ متفرق طور پر نکلتے رہے
- سلاسل الفضائل عربی۔ اردو
- سلاسل التعلیم عربی
- سیرت النبی
- الہامی دوا اسم اعظم
- وفات مسیح پنجابی نظم۔ پنجابی کامن
- نظم برائے مستورات
- اسلام اور اسکا بانی یہ ایک مسیحی کتاب کا انگریزی ترجمہ ہے
- روحی حمائل شریف۔ عجیب و غریب کارڈ سائز بھی چھوٹی۔ عمدہ اور واضح خط — ۱۲
- خطبات کریمیہ: مجموعہ خطبات مولوی عبد الکریم صاحب — ۴

حضرت حکیم الامت کے سفارش کردہ نسخے

شیخ عبد الحی صاحب عرب نے ایک کتاب مسمی بہ سلاسل الفضائل رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں لکھی ہے۔ عمدہ کتاب ہے اس کی قیمت مصنف نے چھ آنہ مقرر کی تھی مگر چونکہ شیخ صاحب بہت مقروض ہو گئے ہیں۔ اس لئے اب وہ اس کتاب کو اصل قیمت پر میری معرفت فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اصل لاگت اسکی ۲ پیسہ ہے۔ پس احمدی احباب ہر ایک شہر میں بیس بیس کاپیاں اس کی اصل قیمت پر خرید فرمادیں۔ تو بہتر ہوگا کیونکہ ایک مسلم کی دستگیری ہے اور میرے نزدیک احباب کیلئے عمدہ موقعہ اعانت کا ہے اور کتاب بھی غنیمت ہے والسلام۔ نور الدین

مختلف نوٹ اور ریمارکس

کیا جاپان مین طاعون نہ ہوگا

کچھ عرصہ گذرا ہے۔ کہ رائے بیجناتھ صاحب بہادر سیشن جج صوبجات متحدہ نے اخبار پایونیر میں دفعیہ طاعون کے لئے دعا کے واسطے تجویز پیش کی تھی۔ کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک روز بالاتفاق مقرر کر کے سرکاری طور پر رخصت لیکر خداوند تعالیٰ سے بمنت وزاری دعا کرین۔ رائے صاحب کی یہ تجویز بذات خود بہت معقول تھی وہ فراست حقہ سے اس نتیجہ پر پہونچے کہ واقعی یہ خدا کا عذاب ہے۔ اور جب تک اُس سے التجا نہ کی جاوے کہ وہ دور ہو تب تک یہ دور نہ ہوگا۔ مگر افسوس ہے کہ بعض خدا سے دور افتادہ مادہ پرست لوگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اور اسے خدا کیطرف منسوب نہیں کیا۔ اور باوجود تجارب کثیر کے جو آجتک ہو چکے ہیں طاعون کا باعث [illegible]
صرف صفائی کیوجہ سے وہان طاعون نہیں ہوتا۔ ہمیں شک نہیں کہ طاعون کا باعث غلاظت ضرور ہے مگر وہ روحانی غلاظت ہے اور جب تک کہ روحانی پاکیزگی اختیار کیجاویگی تب تک یہ عذاب ہرگز دور نہ ہوگا۔ اور یہ بھی بالکل غلط ہے کہ جاپان میں اگر ابتک طاعون نہ ہوا۔ تو آئیندہ بھی نہ ہوگا جس حالت میں کہ چوہے وہاں مرتے ہیں۔ جو اس امر کا ثبوت ہے کہ وہان طاعون کی تخم ریزی ہے تو اب آئیندہ کی یہ پیشگوئی کرنی کہ وہان ہرگز نہ ہوگا۔ کمال جہالت پر مبنی ہے۔ ایسے مدعی ذرا پیشگوئی تو کریں۔ اور پھر مزا دیکھیں۔ اور کیا آجتک ہندوستان میں صفائی کا کم انتظام ہوا ہے۔ جو طاعون پڑ گئی۔ ایک شہر کی نسبت کہا جا سکتا ہے کہ صفائی کما حقہ نہیں ہوئی مگر بہت سے ایسے محلہ اور مکانات ہیں کہ باوجود کمال صفائی اور انتظام ڈس انفکشن کے پھر بھی وہ نشانہ طاعون ہو چکے ہیں۔ اور قرآن شریف کے رو سے یہ ضروری امر ہے۔ کہ کوئی قریہ (بستی) ایسا نہ رہیگا جہاں طاعون بصورت عذاب یا اہلاک اپنا چہرہ نہ دکھاویگی پس یہ خیال کہ جاپان اس سے محفوظ رہیگا۔ بالکل بے سروپا ہے۔

قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ

سوامی دھرمانند مہابھارتی نے اخبار امرت بازار پترکا میں ایک نیک خیال اظہار کیا ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ کوئی مسلمان گریجوایٹ جو عربی اور انگریزی کے مذاق میں پوری دستگاہ رکھتا ہو۔ قرآن شریف کا صحیح ترجمہ انگریزی میں شائع کرے۔ اور وہ لکھتے ہیں کہ آجتک جسقدر تراجم انگریزی میں ہوئی ہیں وہ صحیح نہیں۔ ان کا موخرالذکر خیال بیشک درست ہے۔ لیکن کسی مسلمان گریجوایٹ کا قرآن کے مفہوم کو زمانہ موجودہ کے خیال سے راست راست ترجمہ کرنا ایک مشکل امر ہے۔ یہ خدا کا کلام ہے۔ اور جو خدا کی طرف سے اسی سمجھ دی ہے وہ ادا کر سکتا ہے۔ یا کوئی ایسا گریجوایٹ جو امام الزمان علیہ السلام کے زیر سایہ وحی کی روشنی میں تربیت یافتہ ہو۔ اس خدمت کو بجا لا سکتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ سوامی دھرمانند مہابھارتی کو آجتک ان حقائق اور معارف سے بالکل لاعلمی ہے جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اظہار فرمائی ہیں۔ اور نہ وہ حضرت مسیح موعود کے دعوے کرشن اوتار سے واقف ہیں۔

سر منڈانا فرض نہیں

۸ر مارچ کے ہفتہ وار پیسہ اخبار میں لکھا ہے کہ بلاد اسلامیہ میں سر منڈانا فرض ہے اور یورپ میں ضروری نہیں۔ اسلامی شریعت کی اصطلاح میں جب فرض کا لفظ آجاتا ہے تو اس کے خاص معنے ہوتے ہیں۔ جن کا تعلق دینیات سے ہوتا ہے۔ اگر پیسہ اخبار نے بھی اپنی دینی معلومات کی بنا پر لکھا ہے تو یہ غلط ہے اور سر منڈانا کو آج دین نے مکروہ جانا ہے۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں من حلق فلیس منی جو سر منڈاوے وہ میرے مشرب میں نہیں ہے اور نہ آنحضرتؐ اور صحابہ کبار کی یہ سنت تھی کہ ہمیشہ سر منڈاتے رہیں۔ اگر ملکی رواج ہونے کے باعث یہ ایک اسلامی نشان بلاد اسلامیہ کا قرار دیا گیا۔ تو بھی یہ ایک بدعت ہوگی جو کہ ضلالت کا حکم رکھتی ہے

وید الہامی نہیں

جیسے انسان کو خود فنا لگی ہوئی ہے ایسے ہی جسقدر کاروبار جس کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں ان کو بھی فنا لگی ہوئی ہے وید کے پرستار نے الہامی کلام ٹھہرا رکھا ہے [illegible]

ہیں بانٹتے تھے اور سارا دارومدار اسپر اسلئے تھا کہ یہ خدا کا کلام ہے مگر اب آریہ سماج کے منتخب ممبروں اور اراکین نے ظاہر کر دیا ہے۔ کہ سماج کے بانی دیانند کے اصول پر ان کو نربھرانت ایشوری گیان سوتر پرمان الہام ایزدی ماننا ہرگز لازمی نہیں ہے۔ کیونکہ آریہ سماج کے دس نیموں ہی جنکو قبول کر کے ہر ایک ہندو آریہ سماج کا ممبر بن سکتا ہے۔ اس عقیدہ کا کوئی ذکر نہیں۔ انشاء اللہ اسپر ایک مفصل آرٹیکل آئیندہ نمبر میں دیا جاویگا۔

آریوں کی اپیل نامنظور

ناظرین کو یاد ہوگا کہ آریوں نے ایک کتاب جین مت سمیکھشا چھاپ کر ستیارتھ درم پر خطرناک خلاف واقعہ اور بے بنیاد حملے اپنی عادت کیموافق کئے تھے اُن پر لائیبل کا مقدمہ دائر ہوا جسپر پنڈت شمبھو دت شرما پر پانسو روپیہ جرمانہ اور رام چند مالک مطبع پر اڑھائی سو جرمانہ ہوا تھا۔ اور رام کشن کو ایک سال کے محلکہ کی سزا ہوئی تھی۔ انکی اپیل صاحب سیشن جج بہادر دہلی کی عدالت میں ہوئی جسکی پیشی ۲۸ر فروری اور پھر ۴ر مارچ مقرر ہوکر آریوں کی بدقسمتی سے اپیل نامنظور ہوا۔ کیا آریہ صاحبان میں سے کوئی ہے کہ اپنے [illegible]
سکوت سے غورکن طبائع کیلئے حضرت مسیح موعود کے مقدمات کے انجام کی پیشگوئی میں کئی نشان الٰہی ہیں۔

منصف مزاج ہندو

ایک ہندو اخبار لاہور سے لکھتا ہے کہ میرزا صاحب نے خواہ کسی خیال سے ایک ایسے میدان میں ہندو مسلمانوں کو قدم رکھنے کی ترغیب دی ہے جو انجام میں نہائیت ہی مفید نتائج کا باعث بنیگا ہمیں یقین ہے کہ جب اہل اسلام ہندوؤں کے بزرگوں کو عزت کی نظر سے دیکھیں گے تو ہندوں کو دیوانہ کتے نے نہیں کاٹا کہ خواہ مخواہ اہل اسلام کے بزرگوں کے شان میں خرافات بکیں اور جب اسطرح سے ایکدوسرے کے پیشواؤں کا وقار اور اعتزاز مدنظر رہیگا۔ تو وہ رنجشیں جو ان دونوں سربرآوردہ قوموں کے درمیان بعض جاہلوں کیوجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ جلد مبدل بہ اتحاد ہو جائیں گی ہم اس دن کا شوق سے انتظار کر رہے ہیں مگر جب تک دونوں قوموں کے معزز اور مقتدر لیڈر اس بارہ میں تقدس مآب مرزا صاحب سے سبق نہ لیں ہماری آرزو کا پورا ہونا محال نظر آتا ہے کاش کہ یہی خواہ نمایاں ملک وقوم اس نکتہ کی طرف جلدی غور کریں۔

ہمیں افسوس ہے کہ اتحاد کا لکھنوی ایڈیٹر باوجود دعوے اتحاد کے اس صحیح نتیجہ پر نہ پہونچ سکا جسپر اب خود ہندو لوگ اپنی دوراندیشی سے پہونچ رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب کا دعوے اتحاد کے لئے بمنزلہ روح کا حکم رکھتا ہے۔ مگر ایڈیٹر اتحاد نے اپنی پولسی کو ترک کر کے اپنے رسالہ میں اس دعوے پر پھبتیاں اڑائی ہیں جسپر ہم نے صبر سے کام لیا اور یہ اسکا نتیجہ ہے کہ خود ہندو اخبار لکھنوی ایڈیٹر کے خیالات کو پایہ سے گرا ہوا ثابت کر رہا ہے۔

درخواست دعاء

خاکسار ایڈیٹر کیطرف سے حضرت مولانا نورالدین صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب کے لئے صحت کامل کی دعا کی درخواست ہے۔

مولوی فضل حق صاحب مختار عام آنریبل خلیفہ صاحب پٹیالہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کے مرض مراق کو اب تخفیف ہے برادران احمدی دعا برابر کرتے رہیں

یار محمد خان صاحب بارہمولہ کشمیر سے اپنے والد مرحوم راجہ عطا محمد خان صاحب احمدی کی مغفرت کی دعا احمدی دوستوں سے چاہتے ہیں۔

زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر بمبئی اپنے مرحوم برادر زادہ حسن میاں کی نماز جنازہ اور مغفرت کی دعا کی التماس کرتے ہیں۔

طاعون کا خطرناک عذاب جو آنیوالا ہے اس کی خبر حضرت مسیح موعودؑ نے دی ہے اور موسم کی حالت بتلا رہی ہے۔ کہ گرانی غلہ کا عذاب بھی ضرور کسی نہ کسی رنگ میں ظاہر ہونیوالا ہے اسلئے ہر ایک احمدی ممبر کا فرض ہونا چاہئے کہ اپنی کل دوسرے بھائیوں کیلئے ہر ایک قسم کی تکلیف سے محفوظ رہنے کیلئے قبل از وقت دعا میں مصروف ہوں تاکہ خدا تعالےٰ نزول عذاب سے پیشتر اپنی رحمت سے سبکو امن میں رکھے

محمد علی صاحب احمدی سرڈویژن تحریر کرتے ہیں کہ ان کا بھائی علی احمد وٹرنری سکول اجمیر میں پڑھتا ہے ان کی امتحان میں کامیابی کی دعا فرماویں جو کہ ۲۴ر مارچ کو ہونا ہے

میری اہلیہ کو اب آرام ہے مگر میرا بچہ بنام عبداللہ بیمار ہے۔ اس کیلئے درخواست دعائے صحت وصلاحیت ہے (ایڈیٹر)

سلسلہ احمدیہ کی خبرین

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت ابھی تک پوری صاف نہیں ہے تاہم آپ دن کی نمازوں میں اکثر شامل جماعت ہوتے ہیں اور رگاہے گاہے قبل از نماز عشا بھی مجلس فرماتے ہیں۔

حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کو الحمدللہ کہ مرض اسہال سے بالکل آرام ہے۔ مگر آپ کے بائیں ہاتھ میں ایک عرصہ سے درد ہے۔ مگر باوجود اس تکلیف کے آپ اپنے فرائض منصبی کے سرانجام دہی میں ہمہ تن مصروف رہکر اس امر کا عملی سبق دیتے رہتے ہیں کہ ایک مومن کو کس طرح خدمات دین میں مصروف رہنا چاہئے۔

حضرت مولانا عبدالکریم اور محمد علی صاحب بخیر وعافیت تندرست ہیں
۷ر مارچ کو موسلادھار بارش قادیان مین ہوئی۔ اولے بھی ساتھ تھے۔ اینڈین [illegible]

محمد عبدالرشید صاحب سوداگر چرم احمدی بٹالہ انجمن احمدیہ کی قیام میں مصروف ہیں آپ نے احمدی مسجد میں امامت کے لئے ایک احمدی حافظ صاحب کو طلب کیا ہے۔

حسن میاں صاحب احمدی برادر زادہ زین الدین محمد ابراہیم صاحب انجینیر بمبئی ۹ر ذوالحجہ کو اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مستری احمد دین صاحب احمدی بھیرہ اور منشی محمد عبداللہ صاحب مدرس کالج پٹیالہ۔ اور محمد عبدالرشید صاحب سوداگر چرم بٹالہ نے **الوصیت** کے اشتہارات کثیر تعداد میں مفت شائع کئے۔ جو کہ خلق اللہ کی ہمدردی کا بین ثبوت ہے۔

نیا ماہوار رسالہ

سنہ ۱۹۰۳ء مین مین نے ایک ماہوار رسالہ جاری کرنے کی تجویز کی تھی۔ مگر ایڈیٹوریل سٹاف کے میسر نہ ہونے اور اپنی کمال مصروفیت ہونیکی وجہ سے اس کا ارادہ ملتوی کر دیا تھا۔ لیکن اب جب کہ ان دنوں محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے سامان میسر آگئے ہین۔ کہ جس سے اخبار اور رسالہ کی ایڈیٹری مین مجھے کافی مدد ملسکتی ہے تو مین نے بعض وجوہات پر کارخانہ کی فارغ البالی اور ایک ضرورت حقہ کو مدنظر رکھکر اس کے اجراء کا ارادہ کیا ہے۔ قیمت صرف عہ سالانہ ہوگی۔ اور اس رسالہ کی خدمت کا بڑا حصہ احمدی سلسلہ کے ہندوستانی بیرونی اور اندرونی دشمنوں کے حملوں کا یعنی اعتراضوں کا جواب دینا ہوگا۔ اور ۲۴ اور ۳۲ صفحوں پر بہت عمدہ واعلیٰ کاغذ پر پیش ہوا کریگا مفصل آرٹیکل آئیندہ نمبر مین اس کے متعلق ہوگا۔ اور غالباً اپریل یا مئی مین اس کا اول نمبر شائع ہو۔

مشک خالص کی شناخت

مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب حکیم الامۃ نے ایک صاحب کو مشک خالص کی جو شناخت بتلائی تھی وہ پبلک کے فائدہ کی غرض سے درج اخبار کیجاتی ہے

(۱)۔ مشک میں ایک لوہے کی پتلی سیخ کو رکھکر اسے آگ پر رکھو۔ تو اس کا دھواں سفید ہوگا۔ اور غیر خالص کا سفید نہ ہوگا۔

(۲)۔ اول ایک سوئی کو ہینگ میں چبھو کر سونگھو۔ پھر اسی کو مشک میں چبھو کر سونگھو اگر ہینگ کی بو مطلق نہ رہی۔ تو مشک خالص ہے۔

(۳)۔ خالص مشک کا مزا زبان پر قدرے ترشی لئے ہوئے ہوتا ہے اور اس کے کھاتے ہی نازک اور فہیم آدمی کی پیشانی گرم ہو جاتی ہے۔ غیر خالص میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔ اور غیر خالص کا چھیچڑا زبان پر رہتا ہے۔ اور خالص بالکل گھل جاتا ہے۔

بقایہ دار احباب چندے ارسال کریں۔ ورنہ وی پی کے لینے کے لئے طیار رہیں۔

اعلےٰ درجہ کا مُصفّی اور مقوی سارساپریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر ۔ طبّی اور حکمی مُصفیاۃ خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چہار جوہر کے چاروں شیشی کی دوائیں بگڑے ہوئے خون کو نہایت صاف کر کے تمام خونی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک ہیں ۳۲ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کو تمام عمر کے لئے صحیح و سالم اور چست اور چالاک بنا دیتا ہے ۔ شیشی نمبر ایک جوہر عشبہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ ۔ شیشی نمبر ۴ ۔ چوب چینی کا جوہر وغیرہ ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ہیضہ ۔ طاعون ۔ کھانسی ۔ بخار و پیچش و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گٹھیا ۔ خارشت ۔ داد ۔ اگوت ۔ پھوڑا پھنسی سفید داغ ۔ جذام ۔ کوڑھ ۔ ناسور ۔ کنٹھ مالا ۔ بواسیر ۔ نواسیر ۔ گنج ۔ سوکھنڈی وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کے لئے صاف کر دیتا ہے ۔ ۳۲ خوراک کی چاروں شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے مع کنجی و کاغذ طریق استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں ۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ ۔ اکسیر حیات یعنی نمک نباتات

متعدد جڑی بوٹی اور تمام مفید دوائیوں کے اور میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے ۔ اوّل درجہ کا مقوی معدہ ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح و سچی بھوک ۔ پیدا کرنے والا ۔ اور خون صالح پیدا ...... کر کے از سر نو طاقت بخشنے والا ۔ اور کتنے ہی دنوں کا پرانا طحال اور بخار یا ورم جگر ہو بہت جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنے والا ہے ۔ بے اولادوں اور بانجھ عورتوں کو ایک بڑی بوتل استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیے ۔ قیمت فی شیشی ۱۶ خوراک ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ؍ ۔ و قیمت دو شیشی ۱۲ ؍ ۔ تین شیشی ۲ ؍ و چار شیشی ۳ ؍ ۔ شیشی للعہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ ۔ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲۵ خوراک یعنے آٹھ شیشی نمک ہوتا ہے ۔ پانچ روپیہ ۔ محصولڈاک و پیکنگ عہ ہزارہا آدمیوں نے کامل فائدہ حاصل کیا ہے ۔ آپ بھی تجربہ کیجئے ۔ اور فائدہ اوٹھائیے ۔ یہ معمولی نمک نہ سمجھئے ۔ یہ نمک امراض ذیل میں بھی فائدہ بخشتا ہے ۔ دائمی قبض ۔ بدہضمی ۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا ۔ کمی اشتہا یعنی بھوک کا نہ معلوم ہونا ۔ طحال یعنی تاپ تلی ۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا ۔ اور بار بار پاخانہ ہونا ۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ ۔ پیچش اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیا ۔ درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصارۃ ۔ کمی باہ یعنی نامردی ۔ جریان یعنی دھاتو پتلی ہو کر بہنا ۔ سوداوی امراض مثل آتشک و سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت و داد ۔ سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ماہواری ۔ وباد گولہ وغیرہ کو بھی فائدہ بخشتا ہے بچوں کے دانت نکلنے کے حالتیں نہایت ہی مفید ہے دل و دماغ کو قوۃ اور فرحت بخشتا ہے ۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے ۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے ۔ خاص کر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے اُنکی اصلی قوۃ اور حرارت کا محافظ رہتا ہے ۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے ۔ اگر بعینہا اور التزام کے ساتھ ایک بڑی بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے ۔ تو قریب ڈیڑھ سیر کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً دوران میں پیدا ہو سکتا ہے ۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوۃ یقیناً پیدا ہوگی یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب پیدا ہوتی ہیں ۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا کیونکہ پوری ایک بوتل کے استعمال کرنے سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوۃ ہاضمہ پیدا ہوتی ہے ۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو ۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے ۔ اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے ۔ گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت ۔ یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے ۔ اور دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کے لئے اکسیر ہے ۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اوّل درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے ۔ ترقی بصارۃ و حافظہ و دو کا دقت کے لئے سریع التاثیر ہے ۔ قیمت فی بکس جس میں ... خوراک ہوتی ہے پانچ روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۱۰ ؍ ۔ گٹھیا کی اکسیر دوائی یعنی روغن اوجاع ۔ کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیا یا وجع المفاصل یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو ۔ چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات اور بالکل دفع ہو جاتی ہیں ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۴ ؍ ۔ آنکھوں کیلئے منی روشنی یعنی سرمہ نوری ۔ اصلی ماہیرا اور ایک سو مفید و مقوی البصر ادویات و محلول جوہر ... سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ پھولا ۔ پھلی ۔ دھند ۔ غبار ۔ ناخونہ ۔ ... ۔ پڑبال ۔ کھجلی ۔ پانی بہنا ۔ ... ۔ رتوندی ۔ جو ... آنکھوں کی بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں ... کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے ۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ؍ ۔ دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن دانت اور آنکھ انہیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے ۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اسلئے ہر شخص پر انکی حفاظت اور حفاظت نہایت ضروری ہے اور لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز ملئے پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیسا ہی درد ہو ۔ فوراً دفع ہو جائے گا ۔ اور تمام دانت موتی کیطرح چمکنے لگیں گے ۔ دانتوں سے کیڑے پڑنا اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون اور بدبوئے دہن اور منہ و زبان کے ... کے دفع کرنے کیلئے یہ منجن اکسیر ہے ۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ ۔ پیکنگ و محصولڈاک ۵ ؍ ۔ علاوہ ازیں آتشک ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ۔ درد شانہ ۔ طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج قلب ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ بہرہ پن کی دوا ۔ زخم ۔ پھوڑے کے لئے مرہم ۔ غرضیکہ مخصوص طور کے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں ۔ جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ دو پیسہ کا ایک ڈاکی ٹکٹ بھیجکر بڑی فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات مع طریق استعمال و سارٹیفکٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام پتہ ۔ ڈاکخانہ خوب صاف لکھیئے اور اگر کوئی ریلوے سٹیشن نزدیک ہو ۔ تو اس کو بھی لکھئے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے ۔ حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم ۔ میڈیکل ہال ۔ ہنیم گنج ۔ شہر بنارس ۔ نوٹ ۔ ہم کو مندرجہ مذکورہ بالا دوائیوں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹ و نکیفر ورت ہے ۔ جو صاحب چاہیں ۔ اخط لیکر فیصلہ

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے ۔ اور کارخانہ ہذا اس محصول کا بھی متحمل ہو ۔ سونے چاندی کی گولیاں ۔

یہ حبوب اسم بامسمّٰی اعلیٰ درجہ کا مقوی ۔ دل و دماغ معدہ باہ میں ازالہ پوشیدہ کار دوائیوں سے جو کہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں تلافی دوا ہیں ۔ یہ حبوب خاص کر حق میں او ... ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور

بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور دلوں اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں ۔ قیمت حبوب صرف ۲ ؍

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرٹھ ہی نہیں ہے بلکہ دیگر مشک ... لمبی لمبی ادویات مخلوط کر کے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا پھولا ۔ دھند غبار شبکوری ناخونہ وغیرہ امراض چشم کو فوراً آرام دیتا ہے بینائی کا حافظہ اعلیٰ درجہ کا ہے ۔ ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے ۔ المشتہر حکیم سرفراز حسین ... حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلبگڈہ ضلع دہلی

[illegible]

کشف الاسرار در ظہور کرشن اوتار

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت میں ایک رسالہ مولوی محمد حسن صاحب امروہی تصنیف فرما رہے ہیں درخواستیں دفتر البدر میں آدیں

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شائع ہوا